یا اللہ مدد

حق چار یار

صلی کلمہ اسلام لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ

سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

مناقب

اہل بیت رضی اللہ عنہم رسول صلی اللہ علیہ وسلم

(حصہ اول)

مرتبہ

حافظ عبد الوحید الحنفی

چکوال

اشاعتی سلسلہ نمبر 11

شائع کردہ: کشمیر بک ڈپو سبزی منڈی، تلہ گنگ روڈ چکوال

النور مینجمنٹ چکوال 0334-8706701 0543-421803

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

فہرست عنوانات

رحمت للعالمین ﷺ کی ازواج مطہرات	3
ازواجؓ پیغمبرؐ مسلمانوں کی مائیں ہیں	3
حضورؐ ہر مومن کے قریبی ہیں	3
آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواج سے نکاح ناجائز ہے	5
پیغمبرؐ کی ازواجؓ کو اختیار	5
ازواجِ مطہراتؓ نے حضورؐ کو اختیار کیا	6
ازواجِ مطہراتؓ عام عورتوں کی طرح نہیں	6
آیت تطہیر ازواجِ مطہراتؓ کے حق میں	7
آیت تطہیر میں اہل بیت سے کون مراد ہیں؟	8
اہل بیت سے مراد ازواج مطہراتؓ	10
پیغمبرؐ کی بیبیوں کو پردے کا حکم	14
ازواجِ مطہراتؓ سے پردہ سے بات	14
مسلمان عورتوں کو پردے کا حکم	14
ازواج مطہراتؓ کو دوگنا اجر	14
فاحشہ مبینہ سے مراد	15
آپ ﷺ کے راز کو راز رکھنا	15
وہ راز کی بات کیا ہے؟	17
حضورؐ کو کن عورتوں سے نکاح جائز تھا؟	18
سوائے مومنہ کے ہر عورت کو حرام کر دیا	19
ازواج مطہراتؓ کی شان	19
ازواجِ مطہراتؓ کو انعام	19
ازواج مطہراتؓ نے اللہ و رسولؐ کو پسند کیا	20
ازواجِ مطہرات کو طلاق دینے سے روکنا	19
ازواج مطہراتؓ نے اللہ و رسولؐ کو پسند کیا	20
ازواج میں تاخیر تقدیم کا اختیار	21
آلِ محمد ﷺ کون ہیں؟	22
حضرت زیدؓ صحابی کا نام قرآن میں	23
ام المؤمنین حضرت خدیجہؓ کی فضیلت	24
ام المومنین حضرت عائشہؓ کی فضیلت	24
حضرت عائشہؓ جنت میں حضورؐ کی زوجہ	25
حضرت عائشہؓ کی فضیلت	27
اہل بیت میں حسنینؓ بھی شامل ہیں	30
اہل بیت النبی ﷺ کون کون ہیں؟	30

☆☆☆☆

حافظ عبدالوحید خادم السنہ

ترتیب وتدوین: حافظ عبدالوحید الحنفی ...... چکوال
ٹائٹل وکمپوزنگ: **النور** مینجمنٹ، ڈب مارکیٹ چکوال 0334-8706701 / 0543-421803
ناشر: **کشمیر** بک ڈپو، سبزی منڈی تلہ گنگ روڈ چکوال

مناقب اہل بیتؓ رسول صلی اللہ علیہ وسلم (حصہ اول)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا اِلٰی طَرِیْقِ اَهْلِ السُّنَّةِ وَ الْجَمَاعَةِ بِفَضْلِهِ الْعَظِیْمِ۔
وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ الَّذِیْ کَانَ عَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ۔
وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَخُلَفَائِهِ الرَّاشِدِیْنَ الدَّاعِیْنَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ

رحمت للعلمین صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ

(۱)......ازواج پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کی مائیں ہیں

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ ط

نبی مومنین کے ساتھ ان کے نفس سے بھی زیادہ تعلق رکھتے ہیں اور آپ کی بیبیاں ان کی مائیں ہیں۔ (پ۲۱ آیت ۶ سورۃ احزاب)

مسئلہ: آیت مذکورہ سے ثابت ہوا کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کی شان میں کوئی ادنٰی بے ادبی اس لئے بھی حرام ہے کہ وہ اُمت کی مائیں ہیں۔ اور اس لئے بھی کہ ان کی ایذاء سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذا پہنچے گی، جو اشد درجہ کا حرام ہے۔ (معارف القرآن ج ۷ مفتی محمد شفیع صاحب)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر مومن کے قریبی ہیں

(۱)...... امام بخاریؒ، ابن جریرؒ، ابن ابی حاتمؒ اور ابن مردویہؒ حضرت

ابو ہریرہؓ سے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں:

کوئی بھی مومن نہیں مگر میں دُنیا و آخرت میں تمام لوگوں سے بڑھ کر اس کا زیادہ قریبی ہوں۔ چاہو تو یہ آیت پڑھو: اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ ...... الخ۔ جس مومن نے مال چھوڑا، اس کا عصبہ وارث ہوگا۔ اگر اس نے قرض چھوڑا یا اس نے کسی کا نقصان کیا تھا تو وہ میرے پاس آئے میں اس کا مولیٰ ہوں۔

(صحیح بخاری شریف ج۳ ص۲۴۴ حدیث ۴۶۸۰، تفسیر درمنثور ج۵ تفسیر زیر آیت ۶ سورۃ الاحزاب)

(۲) ...... امام احمدؒ، ابوداؤدؒ اور ابن مردویہؒ حضرت جابرؓ سے، وہ نبی کریم ﷺ سے روایت نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے:

میں مومن کی جان سے بھی زیادہ اس کا قریبی ہوں جو آدمی فوت ہو اور قرض چھوڑ جائے تو وہ میرے ذمہ ہے۔ اور جو مال چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کے لئے ہے۔ (مسند احمد بن حنبل ج۳ ص۲۹۴، تفسیر درمنثور ج۳)

ازواج مطہراتؓ مومنوں کی مائیں ہیں

امام ابن سعد نے حضرت ام سلمہؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے کہا: میں تمہارے مردوں اور عورتوں کی ماں ہوں۔

(طبقات ابن سعد ج۸، تفسیر درمنثور ج۵ ص۵۲۸)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۲)......آپ ﷺ کے بعد آپ کی ازواجؓ سے کسی کو نکاح کرنا ناجائز

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ؕ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا

اور (مسلمانو!) تمہیں یہ مناسب نہیں کہ تم اللہ کے رسول کو ایذا پہنچاؤ اور نہ یہ (مناسب ہے) کہ اس کے بعد کبھی بھی اس کی بیبیوں سے نکاح کرو۔ بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی بھاری بات ہے۔

(پ۲۲ آیت ۵۳ سورۃ احزاب)

خصوصی حکم: ازواج مطہراتؓ کے لئے یہ خصوصی حکم ہے کہ وہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد کسی سے نکاح نہیں کرسکتیں۔ اس کی وجہ یہ بھی ہوسکتی ہے کہ وہ بنص قرآن اُمہات المؤمنین ہیں۔

(۲) یہ حکمت بھی ہے کہ شرعی قاعدے سے جنت میں ہر عورت اپنے آخری شوہر کے ساتھ رہے گی۔ اس لئے ازواج مطہراتؓ کو جو شرف حق تعالیٰ نے دُنیا میں آپ ﷺ کی زوجیت کا عطا فرمایا ہے، اس کو آخرت اور جنت میں بھی باقی رکھنے کے لئے ان کا نکاح کسی دوسرے سے حرام کردیا گیا ہے۔

(معارف القرآن ج ۷ مولانا محمد شفیع صاحب)

(۳)......پیغمبر ﷺ کی ازواج کو اختیار کہ دنیا و آخرت میں سے کسی ایک کو اختیار کرلیں۔ انہوں نے آخرت کو اختیار کیا۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا وَ

زِيْنَتَهَا فَتَعَالَيْنَ اُمَتِّعْكُنَّ وَاُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا (٢٨) وَ اِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْكُنَّ اَجْرًا عَظِيْمًا (٢٩) (آیت ۲۸ تا ۲۹ سورۃ احزاب)

اے نبی ﷺ! اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم محض دنیا کی زندگی اور آرائش ہی چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں فائدہ دوں اور تم کو (اپنے پاس سے) عمدہ طرح پر رخصت کر دوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کے گھر کو چاہتی ہو تو کچھ شک نہیں کہ اللہ نے ان کے لئے جو تم میں سے نیکوکار ہیں بڑا بھاری ثواب تیار کر رکھا ہے۔

ازواج مطہرات نے حضور ﷺ کو اختیار کیا

حضور ﷺ نے جب یہ حکم سنایا تو ازواج مطہراتؓ میں سے کسی نے بھی دُنیا کی فراخی کو رسول اللہ ﷺ کی زوجیت کے مقابلہ میں قبول نہ کیا۔
(قال الترمذی ہذا حدیث حسن صحیح)

(۴)...... پیغمبر ﷺ کی ازواج عام عورتوں کی طرح نہیں ہیں ان کو احکام خدا کی پابندی زیادہ ضروری ہے

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِیْ فِیْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ وَّ قُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا (٣٢) وَ قَرْنَ فِیْ بُيُوْتِكُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ

ط اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ وَ یُطَہِّرَکُمۡ تَطۡہِیۡرًا (۳۳) وَ اذۡکُرۡنَ مَا یُتۡلٰی فِیۡ بُیُوۡتِکُنَّ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ وَ الۡحِکۡمَۃِ ط اِنَّ اللّٰہَ کَانَ لَطِیۡفًا خَبِیۡرًا (۳۴)

نبی ﷺ کی بیبیو! تم عام عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ اگر تم (اللہ سے) ڈرتی ہو تو (کسی سے) نرمی سے بات نہ کرو کہ وہ شخص جس کے دل میں کھوٹ ہے (تم سے کسی طرح کی) توقع نہ رکھے۔ اور معقولیت سے بات کہو۔ اور اپنے گھروں میں بیٹھی رہو اور پہلے جاہلیت کے وقتوں کا بناؤ سنگھار نہ کرو۔ اور نماز پڑھتی اور زکوۃ دیتی رہو۔ اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔ اے اہل بیت! اللہ تو بس یہی چاہتا ہے کہ تم سے پلیدی کو دور کر دے اور تمہیں پاک و صاف بنا دے اور اللہ کی جو آیتیں اور حکمت کی باتیں تمہارے گھروں میں پڑھی جاتی ہیں ان کو یاد رکھو۔ بے شک اللہ باریک بین خبردار ہے۔ (آیت ۳۲ تا ۳۴ سورۃ احزاب)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آیت تطہیر ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی

(۱) امام ابن ابی حاتمؒ اور ابن عساکر عکرمہ کی سند سے وہ حضرت ابن عباسؓ سے روایت کرتے ہیں کہ ارشادِ باری تعالیٰ "**اِنَّمَا یُرِیۡدُ اللّٰہُ لِیُذۡہِبَ عَنۡکُمُ الرِّجۡسَ اَہۡلَ الۡبَیۡتِ**" حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوا۔

(۲) حضرت عکرمہ نے کہا جو چاہے اس کا اطلاق اپنی اہل پر کرے، یہ آیت تو حضور ﷺ کی ازواج مطہرات کے حق میں نازل ہوئی۔

(تفسیر دُر منثور ج۵ ص۵۶۴)

(۳) امام مسلمؒ نے حضرت زید بن ارقم سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اپنے اہل بیت کے بارے میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں۔ حضرت زید سے پوچھا گیا: آپ کے اہل بیت کون ہیں؟ جواب دیا: آپ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے ہیں۔

(صحیح مسلم باب فضائل علی المرتضیٰؓ)

آیت میں اہل بیت سے کیا مراد ہے؟

(۱) اوپر کی آیات میں نساء النبی ﷺ کو خطاب تھا۔ اس لئے بصیغۂ تانیث خطاب کیا گیا۔ یہاں اہل البیت میں ازواج مطہراتؓ مراد ہیں۔

(۲) اہل بیت زبان عرب میں زوجہ کو کہتے ہیں۔ اور آیت تطہیر میں لفظ اہل بیت سے ازواج مطہراتؓ نبی ﷺ مراد الٰہی ہیں۔ ان کے سوا نہ کوئی مراد ہے، نہ ہوسکتا ہے۔ اور بعض ائمہ تفسیر نے اہل بیت سے مراد صرف ازواج مطہراتؓ کو قرار دیا۔ حضرت عکرمہؒ و مقاتلؒ نے یہی فرمایا ہے۔ اور سعید بن جبیرؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے بھی یہی روایت نقل کی ہے کہ انہوں نے آیت میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہراتؓ کو قرار دیا ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید حنفی

اور استدلال میں اگلی آیت پیش فرمائی:

وَ اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ (رواہ ابن ابی حاتم وابن جریر)

اور سابقہ آیات میں "نِسَآءَ النَّبِیِّ" کے الفاظ سے خطاب بھی اس کا قرینہ ہے۔ حضرت عکرمہؓ تو بازار میں منادی کرتے تھے کہ آیت میں اہل بیت سے مراد ازواج مطہراتؓ ہیں۔ کیوں کہ یہ آیت انہی کی شان میں نازل ہوئی ہے۔ اور فرماتے تھے کہ میں اس پر مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ (معارف القرآن ج ۷ زیر آیت)

(۳) باقی رہا یہ شبہ کہ اگر ازواج مراد ہوتیں تو **منکم** اور **یطھرکم** میں مذکر ضمیریں کیوں آتیں۔ اس کے تین جواب ہیں:

(الف) اول یہ کہ لفظ اہل بیت مذکر ہے۔ اور مصداق اس کا مونث ہے۔ لہٰذا برعایت لفظ ضمیر مذکر مستعمل ہوئی ہے۔

(ب) دوسرا جواب یہ ہے کہ اہل بیت میں خود ذاتِ پاک سرورِ عالم ﷺ بھی داخل ہے۔ کیوں کہ اس بیت کے رہنے والے آپ بھی تھے۔ پس آپ کے داخل ہونے کے سبب سے تغلیباً ضمیر مذکر کی مستعمل ہوئی۔

(ج) تیسرا جواب اس کا یہ ہے کہ بغرضِ اظہارِ عظمت یا محبت کلام عرب میں عورتوں کے لئے ضمیر مذکر آ جاتی ہے۔[۱]

(۱...... اگلے صفحہ پر)

(تحفہ خلافت تفسیر آیت تطہیر از مولانا عبدالشکور لکھنوی)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

آیت تطہیر میں لفظ ’’اہل بیت‘‘ سے مراد ازواج مطہرات ؓ ہیں

مولانا عبدالشکور صاحب لکھنویؒ لکھتے ہیں:

(۱) آیت تطہیر میں لفظ اہل بیت سے مراد الٰہی ازواج مطہرات جناب رسالت مآب ﷺ کی ہیں۔ اور ان کے سوا کوئی مراد ہو ہی نہیں سکتا۔

(۲) محاورہ قرآنی میں کسی کا اہل بیت سوا اس کی زوجہ کے کسی کو نہیں کہا گیا۔ اور اگر کسی مقام[۲] پر لفظ اہل بیت بغیر کسی طرف مضاف کئے ہوئے مستعمل ہوا ہے، تو وہاں بھی اس گھر کے رہنے والے ہی مراد ہیں، نہ کہ کوئی اور۔

(۳) لغت عرب میں بھی کسی شخص کا اہل بیت سوا اس کی زوجہ کے کسی کو نہیں کہتے۔

---

[۱]...... قرآن مجید میں بھی بکثرت یہ محاورہ جا بجا مستعمل ہے۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ہے کہ: ’’**قال لاهله امكثوا**‘‘ (سورۃ طٰہٰ آیت ۱۰)۔ عورت کے لئے ’’**مکثن**‘‘ ہونا چاہیے تھا! ’’**مکثوا**‘‘ جمع مذکر کے لئے ہے۔

[۲]...... مثلاً حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں ہے: ’’**فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نَاصِحُوْنَ فَرَدَدْنٰهُ اِلٰى اُمِّهٖ**‘‘ (سورۃ قصص آیت ۱۲ و ۱۳) یعنی حضرت موسیٰ کی بہن نے کہا کہ ہم ایک ایسے اہل بیت کا پتہ بتلائیں جو تمہارے لئے بچہ کی پرورش کر دیں اور وہ اس بچہ کے خیر خواہ ہوں گے۔ اس تدبیر سے ہم نے موسیٰ کو ان کی ماں کی طرف واپس کیا۔‘‘ اس آیت میں لفظ اہل بیت کسی خاص شخص کی طرف منسوب نہیں تو بھی اس گھر کی رہنے والی حضرت موسیٰ کی ماں مراد ہیں۔

(۴) مذکر کی ضمیریں جو آیت تطہیر میں ہیں، وہ ہرگز قرینہ اس بات کا نہیں بن سکتیں کہ اس آیت میں لفظ اہل بیت سے ازواج مطہرات مراد نہیں ہیں، بلکہ کوئی اور مراد ہے۔

(۵) قرآن مجید میں لفظ اہل بیت کے لئے ہر جگہ[ا] مذکر کے صیغے اور ضمیریں مستعمل ہوئی ہیں۔ اور ان میں سے اکثر مقامات میں باتفاق فریقین سوا عورتوں کے کوئی مراد نہیں۔

(۶) روایات میں اہل بیت کا لفظ اگر حضرت علیؓ و فاطمہؓ و حسنینؓ کے لئے وارد ہوا ہے، تو حضرت عباسؓ اور اُن کی اولاد رضی اللہ عنہم کے لئے بھی وارد ہوا ہے۔ بلکہ بعض ایسے حضرات کے لئے جو کسی طرح کی قرابت نسبی یا صہری یا رضاعی نہ رکھتے تھے۔ یہی لفظ اہل بیت وارد ہوا ہے۔ جیسے حضرت سلمان فارسیؓ۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ ازواج مطہراتؓ کے سوا جن کو بھی اہل بیت فرمایا، وہ پیار و محبت کے طور پر مجازاً فرمایا گیا ہے۔

(۷) اگر کچھ فرق حضرت سلمانؓ کے اہل بیت ہونے میں اور اہل عبا کے اہل بیت ہونے میں نکل بھی سکے، تو حضرت عباسؓ اور ان کی اولاد

ا...... چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے قصہ میں جہاں حضرت سارہ کو اہل بیت فرمایا ہے، وہاں بھی مذکر کی ضمیریں ہیں۔ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے قصہ میں جو آیت منقول ہوئی ہے، اس میں بھی حضرت موسیٰ کی والدہ مراد ہیں۔ اور ان کے لئے **یَكْفُلُوْنَهٗ** صیغہ جمع مذکر اور **لَكُمْ** ضمیر جمع مذکر مستعمل ہوئی ہے۔

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

کے لئے وہ فرق بھی نکل سکتا ہے۔ وہ اہل عبا بھی ہیں اور بالکل اسی طرح کی دُعا ان کے لئے ہے۔

(۸) محققین اہل سنت کا یہی مذہب ہے کہ اہل بیت رسول ﷺ حقیقتاً ازواج مطہراتؓ ہیں اور حضرت علیؓ و فاطمہؓ وحسنینؓ وحضرت عباسؓ اور ان کی اولاد رضی اللہ عنہم بدعائے رسول ﷺ اس فضیلت میں شامل کئے گئے ہیں۔

(۹) ازواج مطہراتؓ کے لئے قرآن کریم گواہی دے رہا ہے کہ:

(الف) وہ دُنیا کی زندگی اور اس کی زینت کی طالب نہ تھیں۔ بلکہ اللہ اور رسول ﷺ و دارِ آخرت کی طالب تھیں۔

(ب) وہ تمام ایمان والوں کی ماں ہیں۔ ابدی طور پر رسول اللہ ﷺ سے خدا نے یہ اختیار سلب کر لیا کہ وہ اپنی ازواج کو طلاق دیں۔ یہ ایک بے نظیر بات ہے۔

(۱۰) ازواج مطہراتؓ کے برابر کوئی عورت نہیں ہوسکتی۔

حضرت فاطمہؓ زہرا کو اگر زنانِ جنت کا سردار فرمایا گیا ہے، تو اس کا یہ مطلب نہیں ہوسکتا کہ وہ اپنی روحانی ماؤں کی بھی سردار ہوں۔ جس طرح حضرات حسنینؓ کو جوانانِ جنت کا سردار فرمایا۔ تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ حضرات خلفائے ثلاثہؓ یا حضرت علیؓ المرتضٰی یا رسول اللہ

عبدالوحید الحنفی حافظ

ﷺ کے سردار ہو جائیں۔ اس وجہ سے کہ جنت میں تو یہ سب حضرات جوان ہوں گے۔ بلکہ ضروری ہے کہ حضرت فاطمہؓ کی سرداری سے امہات المؤمنینؓ مستثنٰی کی جائیں، جس طرح حضرات حسنینؓ کی سرداری سے یہ حضرات مستثنٰی ہیں۔

(۱۱) ان تمام تحقیقات کی بنیاد قرآن عظیم پر ہے۔ لہٰذا نہ کوئی روایت ان کا معارضہ کرسکتی ہے، نہ کسی کا قول۔ (تحفہ خلافت ص ۷۵۰)

(۵) آپ ﷺ کی ازواج کن کن کے سامنے آ سکتی ہیں

لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ فِيْٓ اٰبَآئِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ وَلَآ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ وَلَا نِسَآئِهِنَّ وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ ج وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدًا (آیت ۵۵ سورۃ احزاب)

پیغمبر کی بیبیوں پر اپنے باپوں کے سامنے ہونے میں کچھ گناہ نہیں۔ اور نہ اپنے بیٹوں کے اور نہ اپنے بھائیوں کے نہ اپنے بھتیجوں کے اور نہ اپنے بھانجوں کے اور نہ اپنی قسم کی عورتوں کے اور نہ لونڈیوں کے سامنے ہونے میں ان پر کچھ گناہ ہے۔ اور اے پیغمبر ﷺ کی بیبیو! اللہ سے ڈرتی رہو۔ بے شک اللہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے۔

(٦)...... پیغمبر ﷺ کی بیبیوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردہ کے پیچھے سے مانگو

وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ط

اور جب پیغمبرﷺ کی بیبیوں سے تمہیں کوئی چیز مانگنی ہوتو پردے کے پیچھے کھڑے رہ کر ان سے مانگو۔ (آیت ۵۳ سورۃ احزاب)

(۷)......آپ ﷺ کی بیبیاں، بیٹیاں اور سب مسلمان عورتیں چادر اوڑھ کر نکلا کریں ...... پردے کا حکم

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَ نِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ط وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا (آیت ۵۹ سورۃ احزاب)

اے پیغمبر! اپنی بیبیوں اور اپنی بیٹیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے بھی کہہ دیجئے کہ نیچی کر لیا کریں اپنے اوپر سے تھوڑی سی چادریں، اس سے جلدی پہچان ہو جایا کرے گی تو آزار نہ دی جایا کریں گی۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۸)......پیغمبرﷺ کی ازواج کو نیکی پر دُگنا اجر ملے گا

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ مَنْ يَّاْتِ مِنْكُنَّ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ يُّضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ ضِعْفَيْنِ ط وَ كَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا (۳۰) وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ لا وَ اَعْتَدْنَا لَهَا رِزْقًا كَرِيْمًا (آیت ۳۱ سورۃ احزاب)

نبی ﷺ کی بیویو! اور جو تم میں سے کھلی نافرمانی کرے گی، اُسے دُہری

سزا دی جائے گی۔ اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ اور جو تم میں سے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گی اور نیک عمل کرے گی، ہم اس (کے اعمال) کا ثواب بھی دُگنا ہی دیں گے۔ اور اُس کے لئے ہم نے عزت کی روزی تیار کر رکھی ہے۔

بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ سے مراد نبی ﷺ کی نافرمانی ہے

امام بیہقی نے سنن میں مقاتل بن سلمان سے روایت نقل کی ہے کہ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ سے مراد نبی کریم ﷺ کی نافرمانی ہے۔ آخرت میں ان کے لئے دو گنا عذاب ہو گا۔ یہ عذاب دینا اللہ تعالیٰ پر آسان ہے۔ اور تم میں سے جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اور نیک عمل کرے تو ہم آخرت میں اُسے ہر نماز، روزے، صدقہ، تکبیر اور تسبیح کے عوض دو گنا اجر دیں گے۔ ایک نیکی کی جگہ بیس (۲۰) نیکیاں لکھی جائیں گی۔ کریماً کا معنیٰ حسن ہے۔ رِزْقًا كَرِيمًا سے مراد جنت ہے۔

(سنن کبریٰ بیہقی ج ۷ وتفسیر در منثور ج ۵ زیر آیت ہذا)

(۹)...... دورِ تربیت، تربیتی اسباق، خوش نصیب ازواجؓ

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۚ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ وَ اللّٰهُ مَوْلٰكُمْ وَ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ (آیت ۱ و ۲ سورۃ تحریم)

ترجمہ: اے نبی ﷺ! جو چیزیں اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے حلال کیں،

اپنی بیبیوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے کیوں حرام فرماتے ہیں۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کھولنا مقرر فرما دیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ آپ کا کارساز ہے۔ وہ بڑا جاننے والا، بڑی حکمت والا ہے۔

شان نزول:

(۱) ...... سبب نزول اوّل کی آیتوں کا حضرت عائشہؓ سے صحیح بخاری وغیرہ میں اس طرح منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا معمول شریف تھا کہ بعد عصر کھڑے کھڑے بیبیوں کے پاس تشریف لاتے۔ ایک بار حضرت زینبؓ کے پاس معمول سے زیادہ ٹھہرے اور شہد پیا، تو مجھ کو رشک آیا۔ میں نے حفصہؓ سے مشورہ کیا کہ ہم میں سے جس کے پاس تشریف لائیں، وہ یوں کہے: آپ نے مغافیر نوش فرمایا ہے۔ (یہ ایک گوند ہے جو کریہ الرائحہ ہے۔) چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تو شہد پیا ہے۔ ان بی بی نے کہا کہ شاید کوئی مکھی اس کے درخت پر بیٹھ گئی ہوگی اور اس کا عرق چوس لیا ہوگا۔ آپ ﷺ نے بقسم فرمایا کہ میں پھر شہد نہ پیوں گا۔ اور اس خیال سے کہ حضرت زینبؓ کا جی برا نہ ہو، اس کے اخفاء کی تاکید فرمائی۔ مگر ان بی بی نے دوسری سے کہہ دیا۔

بعض روایات میں حضرت حفصہؓ شہد پلانے والی ہیں اور حضرت عائشہؓ

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

اور حضرت سودہؓ اور حضرت صفیہؓ صلاح کرنے والی ہیں۔ اور بعض روایات میں اور طرح بھی قصہ آیا ہے۔ ممکن ہے کئی واقعات ہوئے ہوں اور سب کے بعد یہ آیتیں نازل ہوئی ہوں۔ (بیان القرآن از حضرت تھانویؒ)

(۲) ...... چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم کھا لی تھی، اس لئے عام خطاب سے قسم کا کفارہ دینے کی نسبت ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم لوگوں کے لئے تمہاری قسموں کا کھولنا یعنی قسم توڑنے کے بعد اس کے کفارہ کا طریقہ مقرر فرمایا ہے۔ چنانچہ کفارہ سے پابندیٔ قسم کی کلفت کا علاج کر دیا۔

(بیان القرآن از حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)

خادم اہلسنّت

(۱۰) ...... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کو راز رکھنے کی تربیت، اُس کا قصہ۔ دورِ تربیت کے اسباق۔ شانِ ازواج مطہراتؓ النبی صلی اللہ علیہ وسلم

وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِیْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ بِهٖ وَ اَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَ اَعْرَضَ عَنْۢ بَعْضٍ ۚ فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِیَ الْعَلِیْمُ الْخَبِیْرُ (۳) اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَی اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَ اِنْ تَظٰهَرَا عَلَیْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَ جِبْرِیْلُ وَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ ۚ وَ الْمَلٰٓىِٕكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِیْرٌ (۴) عَسٰی رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ یُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَیْرًا مِّنْكُنَّ مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓىِٕبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓىِٕحٰتٍ ثَیِّبٰتٍ وَّ اَبْكَارًا (۵)

(آیت ۳ تا ۵ سورۃ تحریم)

اور جب نبی ﷺ نے اپنی کسی بیوی سے ایک بات چپکے سے کہی۔ پھر جب اس بیوی نے اس بات کو (کسی سے) کہہ دیا اور اللہ نے نبی پر اس بات کو ظاہر کر دیا تو نبی نے کسی قدر اس بات میں سے (بیوی کو) جتا دیا اور کسی قدر اعراض کیا۔ پھر جب نبی نے اس بیوی کو اس (کے) جتا دینے کی خبر دی تو اس نے کہا کہ تجھے یہ خبر کس نے دی؟ نبی نے کہا کہ مجھے جاننے والے نے خبر دی۔ (اے دو بیبیو!) اگر تم اللہ کی جناب میں توبہ کرو (تو بہتر ہے کیوں کہ) کچھ شک نہیں کہ تم دونوں کے دل مائل ہو رہے ہیں۔ اگر تم اس کے مقابلہ میں ایک دوسرے کی مدد کرو گی تو اللہ جو ہے وہ اس کا مددگار ہے اور جبریل اور نیک مسلمان اور اس کے بعد سب فرشتے (اس کے مددگار ہیں)۔ اگر وہ تمہیں طلاق دے دے تو امید ہے کہ اس کا پروردگار اس کو تم سے بہتر بیویاں بدل دے مسلمان، ایمان دار، فرمانبردار، خدا کی طرف رجوع ہونے والی، عبادت گزار، روزہ دار، کچھ بیوہ اور کچھ کنواریاں۔

وہ راز کی بات کیا تھی؟

عَنْ اِبْنِ عَبَّاس قَالَ وَ اللّٰہ ان امارۃ اَبِیْ بَکْرٍ وَّ عُمَر لَفِیْ کتَاب اللّٰہ قَالَ اللّٰہ تعَالٰی: وَ اِذْ اَسَرَّ النَّبِیُّ اِلٰی بَعْضِ اَزْوَاجِہٖ حَدِیْثًا قَالَ لِحفْصَۃَ اَبُوک وَ اَبُو عَائِشَۃَ اَولِیَاء النَّاس بَعْدِی فَایاک اَنْ تَخْبَرِی بِہٖ اَحَدًا اخْرَجَہ الوَاحِدِی

ترجمہ: ابن عباس سے روایت ہے: وہ کہا کرتے تھے کہ اللہ کی قسم! ابوبکرؓ وعمرؓ کی خلافت کتاب اللہ میں مذکور ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جب نبی نے اپنی بعض بیبیوں سے ایک راز کی بات کہی۔ وہ راز کی بات یہ تھی کہ آپ ﷺ نے حفصہؓ سے کہا کہ تمہارے والد اور عائشہؓ کے والد لوگوں پر میرے بعد حاکم ہوں گے۔ اس کو کسی سے بیان نہ کرنا۔ یہ روایت علامہ واحدی نے لکھی ہے۔

(تحفہ خلافت از مولانا عبدالشکور لکھنوی ص ۱۳۰ (۲) مجمع الزوائد ج ۵ ص ۳۲۵
(۳) تاریخ ابن عساکر ج ۳۰ مطبوعہ بیروت ص ۲۲۲، تفسیر درّ منثور ج ۶ ص ۶۳۶)

تاریخ ابن عساکر میں یہی روایت حضرت علیؓ اور حضرت عائشہؓ سے بھی منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنی ایک بیوی کو راز داری سے یہ بات بتائی کہ حضرت ابوبکرؓ صدیق میرے بعد اور اُن کے بعد عمرؓ خلیفہ ہوں گے۔

(۱۱) ...... آپ ﷺ کو کن کن عورتوں سے نکاح کرنا جائز تھا؟

يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَكَ اَزْوَاجَكَ الّٰتِيْٓ اٰتَيْتَ اُجُوْرَهُنَّ وَمَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰهُ عَلَيْكَ وَ بَنٰتِ عَمِّكَ وَ بَنٰتِ عَمّٰتِكَ وَ بَنٰتِ خَالِكَ وَ بَنٰتِ خٰلٰتِكَ الّٰتِيْ هَاجَرْنَ مَعَكَ وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا ۗ خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِيْٓ اَزْوَاجِهِمْ وَ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ لِكَيْلَا يَكُوْنَ عَلَيْكَ حَرَجٌ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

اے پیغمبر ﷺ! ہم نے تیرے لئے تیری بیبیاں حلال کر دی ہیں جن کے تو نے مہر دیئے ہیں۔ اور تیرے ہاتھ کا مال (یعنی لونڈیاں) جو خدا نے تجھ کو دشمنوں کی لڑائیوں میں بطور غنیمت دلوا دی ہیں۔ اور تیرے چچا کی بیٹیاں اور تیری پھوپھیوں کی بیٹیاں اور تیرے ماموں کی بیٹیاں اور تیری خالاؤں کی بیٹیاں جو تیرے ساتھ ہجرت کر کے آئی ہیں۔ اور کوئی سی مسلمان عورت جو اپنے تئیں بے مہر پیغمبر کو دے دے، بشرطیکہ پیغمبر اس کو نکاح میں لینا چاہے۔ یہ بات خاص تیرے ہی لئے ہے، سب مسلمانوں کے لئے نہیں۔ ہم نے عام مسلمانوں پر ان کی بیبیوں اور ان کی لونڈیوں کا حق مہر ٹھہرا دیا ہے۔ ہم کو معلوم ہے اور تیرے لئے یہ خاص حق اس لئے ہے کہ تجھ پر کسی طرح کی تنگی نہ رہے۔ اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (آیت ۵۰ سورۃ احزاب)

سوائے مومنہ کے ہر دین والی عورت کو آپ پر حرام کر دیا

(ا) امام عبد بن حمید، امام ترمذی (جب کہ امام ترمذی نے اس روایت کو حسن کہا ہے)، امام ابن حاتم، طبرانی اور ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو مختص قسم کی عورتوں سے روک دیا گیا مگر وہ عورتیں جو مومن مہاجر ہوں، وہ آپ کے لئے حلال ہیں۔

ارشاد فرمایا: وَ امْرَاَةً مُّؤْمِنَةً اِنْ وَّهَبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ (الاحزاب آیت ۵۰)

عبدالوحید الحنفی

اللہ تعالیٰ نے مومن عورتوں کو آپ کے لئے حلال فرمایا۔

ارشاد فرمایا: لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَاءُ

اللہ تعالیٰ نے مومن کے علاوہ ہر دین والی عورت کو آپ پر حرام کر دیا۔

(سنن ترمذی، تفسیر درمنثور ج۵ زیر آیت)

ازواج مطہرات کی شان، ان کے علاوہ نکاح سے منع کر دیا گیا

(۲) امام ابن مردویہؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان عورتوں پر اس طرح محدود کر دیا ہے جس طرح ان عورتوں کو رسول اللہ ﷺ پر محدود کر دیا تھا۔ (تفسیر درمنثور ج۵ زیر آیت)

(۱۲) ...... آنحضرت ﷺ کو اپنی ازواج پر نکاح کرنے یا ان کو طلاق دینے کی ممانعت ...... دورِ تربیت کے بعد کامیابی کا انعام

لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّ لَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُهُنَّ اِلَّا مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ ط وَ کَانَ اللّٰهُ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ رَّقِیْبًا (آیت ۵۲ سورۃ احزاب)

(اے نبی ﷺ!) ان کے علاوہ اور عورتیں آپ کے لئے حلال نہیں ہیں۔ اور نہ یہ درست ہے کہ آپ ان بیبیوں کی جگہ دوسری بیبیاں کر لیں، اگرچہ آپ کو ان کا حُسن اچھا معلوم ہو، مگر جو آپ کی مملوکہ ہو۔ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا پورا نگران ہے۔ (ترجمہ: مولانا اشرف علی تھانویؒ)

ازواج مطہراتؓ جنہوں نے اللہ و رسول ﷺ کو پسند کیا

قتادہ نے کہا: حضرت عائشہؓ نے ایک معاملہ میں غیرت کی تھی۔ ان دنوں رسول اللہ ﷺ کی نو بیویاں تھیں۔ پانچ قریش کی: حضرت عائشہؓ، حضرت حفصہؓ، حضرت ام حبیبہؓ بنت ابو سفیان، حضرت سودہؓ بنت زمعہ، حضرت ام سلمہؓ بنت ابی امیہ۔ اور حضرت صفیہؓ بنت حیی خیبر کی، حضرت میمونہؓ بنت حارث ہلال کی، حضرت زینبؓ بنت جحش بنو سعد کی اور حضرت جویریہؓ بنت حارث بنو مصطلق کی۔ حضور ﷺ نے گفتگو کا آغاز حضرت عائشہؓ سے کیا۔ جب عائشہؓ نے اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کو پسند کیا تو رسول اللہ ﷺ کے چہرے سے خوشی عیاں ہو گئی۔ تمام ازواج مطہراتؓ نے ایسا ہی کہا تھا۔ جب رسول اللہ ﷺ نے انہیں اختیار دے دیا اور انہوں نے اللہ اور اس کے رسول ﷺ اور دارِ آخرت کو پسند کر لیا تو اس بات پر اللہ تعالیٰ نے ان کی تعریف کی۔ فرمایا:

لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ (سورۃ احزاب آیت ۵۲)

اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو ان پر ہی محدود کر دیا۔ یہ نو ازواج مطہرات تھیں جنہوں نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو پسند کیا تھا۔

(تفسیر ابن جریر طبری ج ۲۱ زیر آیت ہذا، تفسیر در منثور ج ۵ زیر آیت تفسیر ہذا)

(۱۳)......آپ ﷺ کو ازواج میں تقدیم تاخیر کا اختیار

تُرْجِیْ مَنْ تَشَآءُ مِنْهُنَّ وَ تُئْوِیْٓ اِلَیْکَ مَنْ تَشَآءُ ؕ وَمَنِ ابْتَغَیْتَ مِمَّنْ عَزَلْتَ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکَ ؕ ذٰلِکَ اَدْنٰٓی اَنْ تَقَرَّ اَعْیُنُهُنَّ وَلَا یَحْزَنَّ وَ یَرْضَیْنَ بِمَآ اٰتَیْتَهُنَّ کُلُّهُنَّ ؕ وَاللّٰهُ یَعْلَمُ مَا فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَ کَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَلِیْمًا ؕ (آیت ۵۱ سورۃ احزاب)

نیز تو اپنی بیبیوں میں سے جس کو چاہے الگ رکھے اور جس کو چاہے اپنے پاس رکھے۔ اور جن کو تو نے الگ کر دیا تھا ان میں سے کسی کو پھر اپنے پاس بلوا لے تو تجھ پر کچھ گناہ نہیں۔ یہ حق اس لئے ہے کہ غالباً تیری بیبیوں کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی اور وہ رنجیدہ نہ ہوں گی۔ اور جو کچھ بھی تو ان کو دے دے گا اسے لے کر سب کی سب راضی رہیں گی۔ اور جو کچھ تم لوگوں کے دلوں میں ہے اللہ اس کو جانتا ہے اور اللہ جاننے والا تحمل والا ہے۔

خادم اہلسنت خطاط عبدالوحید حنفی

آلِ محمد ﷺ کون ہیں؟

امام ابن مردویہؒ نے حضرت انسؓ سے روایت نقل کی ہے کہ انصار کے چند افراد نے عرض کی: آپ کی بارگاہ میں درود کا کیا طریقہ ہے؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہو:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَ اٰلِ اِبْرَاهِیْمَ

تو انصار کے ایک نوجوان نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ آلِ محمد کون ہیں؟

آپ ﷺ نے فرمایا: ہر مومن۔ (تفسیر درمنثور ج ۵ زیر آیت ۵۶ سورۃ الاحزاب)

مناقب اہل بیت النبی ﷺ (احادیث میں)

(۱) عَنْ اِبْنِ عَبَّاس قَالَ قَالَ رَسُوْلَ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِّنْ نِعْمَۃٍ وَ اَحِبُّوْنِی لِحُبِّ اللّٰہ وَ اَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِی لِحُبِّی (مشکوٰۃ شریف ج ۳ حدیث ۵۹۲۰ رواہ ترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تم اللہ سے اس لئے محبت کرو کہ وہ غذا اور اپنی نعمتیں عطا کرتا ہے۔ اور مجھ سے اس لئے محبت کرو کہ تم اللہ سے محبت رکھتے ہو۔ اور میرے اہل بیت کو میری محبت کی وجہ سے محبوب رکھو۔

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

اہل بیت النبی ﷺ میں یہ بھی شامل ہیں

(۲) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئَنَا وَ اَبْنَائَکُمْ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلِیًّا وَ فَاطِمَۃَ وَ حَسَنًا وَ حُسَیْنًا فَقَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِی (مشکوٰۃ شریف ج ۳ حدیث ۵۸۷۳ رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص کہتے ہیں کہ جب آیت ''فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآئِنَا وَ اَبْنَائَکُمْ ...... (سورۃ آل عمران آیت ۶۱) یعنی بلاویں ہم اپنے

بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو......'' نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے علیؓ، فاطمہؓ، حسنؓ اور حسینؓ کو بلوایا اور فرمایا: اے اللہ! یہ لوگ بھی میرے اہل بیت میں سے ہیں۔

تفسیر: مولانا مفتی محمد شفیع صاحب لکھتے ہیں: اس آیت میں ''ابناءنا'' سے مراد صرف اولادِ صلبی نہیں ہے بلکہ عام مراد ہے۔ خواہ اولاد ہو یا اولاد کی اولاد ہو۔ کیوں کہ عرفاً ان سب پر اولاد کا اطلاق ہوتا ہے۔ لہٰذا ''اَبْنَـآءَنَـا'' میں آپ ﷺ کے نواسے حضرات حسنینؓ اور آپ کے داماد حضرت علی رضی اللہ عنہ داخل ہیں۔ (تفسیر معارف القرآن ج ۲ آل عمران زیر آیت ۶۱)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

آیت و حدیث کی روشنی میں اہل بیت کون کون ہیں؟

(۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا قَالَتْ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ سَلَّمَ غَدَاةً وَ عَلَیْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ اَسْوَدَ فَجَآءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ جَاءَ الْحُسَیْنُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَدَخَلَ مَعَهٗ ثُمَّ جَائَتْ فَاطِمَةُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنهَا فَاَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِیٌّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ فَاَدْخَلَهٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنکُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَکُمْ تَطْهِیْرًا (مشکوۃ شریف ج۳ حدیث ۵۸۷۴ رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک روز صبح کے وقت ایک سیاہ نقش دار کملی اوڑھے باہر (غالباً صحن مکان میں) تشریف لائے کہ

آپ ﷺ کی خدمت میں حسنؓ بن علیؓ حاضر ہوئے۔ آپ نے ان کو کملی کے اندر بٹھا لیا۔ پھر حسینؓ آئے، ان کو بھی آپ ﷺ نے کملی کے اندر بٹھا لیا۔ پھر فاطمہؓ آئیں، آپ نے ان کو بھی کملی میں بٹھا لیا۔ پھر علیؓ آئے اور آپ ﷺ نے ان کو بھی کملی کے اندر داخل کر لیا۔ اور یہ آیت پڑھی:

اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا (پ۲۱ سورۃ احزاب آیت ۳۳)

یعنی اے اہل بیت! اللہ تعالیٰ یہ چاہتا ہے کہ تم سے ناپاکی کو دور کر دے اور تم کو پاک صاف کر دے۔

(۲) اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ آیت پڑھنے کے بعد فرمایا:

اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَ طَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا (رواہ ابن جریر طبری زیر آیت)

(اے اللہ! یہ لوگ بھی میرے اہل بیت میں سے ہیں۔ پس تو ان سے رجس و ناپاکی کو دور کر اور ان کو خوب پاک کر۔)

(۴) ابن کثیر نے اس مضمون کی متعدد احادیث معتبرہ نقل کرنے کے بعد فرمایا کہ درحقیقت ان دونوں اقوال میں جو ائمہ تفسیر سے منقول ہیں۔ کوئی تضاد نہیں۔ جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ یہ آیت ازواج مطہراتؓ کی شان میں نازل ہوئی اور اہل بیت سے وہی مراد ہیں، یہ اس کے منافی نہیں کہ دوسرے حضرات بھی اہل بیت میں شامل ہوں۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اس لئے صحیح یہی ہے کہ لفظ اہل بیت میں ازواج مطہراتؓ بھی داخل ہیں۔ کیوں کہ شان نزول اس آیت کا وہی ہے۔ اور شانِ نزول کا مصداق آیت میں داخل ہونا کسی شبہ کا متحمل نہیں۔ اور حضرت فاطمہؓ و علیؓ و حسنؓ و حسینؓ رضی اللہ عنہم بھی ارشاد نبوی علیہ السلام کے مطابق اہل بیتؓ میں شامل ہیں۔ (معارف القرآن ج ۷ سورۃ احزاب آیت ۳۳)

اہل بیت نبوی ﷺ اُمہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے حالات

(ا) اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا بنت خویلد قرشیہ

(ا) ...... آپ ام المؤمنین ہیں۔ پہلی شادی ابو ہالہ بن زرارہ سے ہوئی اور دوسری عتیق بن عائذ سے۔ اس کے بعد رسول اکرم ﷺ کے نکاح میں آئیں۔ اس وقت عمر ۴۰ برس تھی اور رسول اکرم ﷺ ۲۵ برس کے تھے۔ آپ سے قبل حضور ﷺ نے کسی سے نکاح نہیں کیا تھا۔ اسی طرح حضرت خدیجہؓ کی زندگی میں حضور ﷺ نے دوسرا نکاح نہیں کیا، یہاں تک کہ ان کی وفات ہوگئی۔

عورتوں میں یہ سب سے پہلے تصدیق اسلام کرنے والی ہیں۔ اس وقت تک نہ مردوں میں اور نہ عورتوں میں کسی نے اسلام قبول کیا تھا۔

رسول اللہ ﷺ کی تمام اولاد آپ ہی سے ہے۔ صرف حضرت ابراہیمؓ جناب ماریہ قبطیہؓ سے تھے۔

حضرت خدیجہؓ نے ۵ سال قبل ہجرت (عام الحزن میں) مکہ معظّمہ میں وفات پائی۔ بعض لوگوں نے ۳ سال اور بعض نے ۴ سال قبل ہجرت کہا ہے۔ نبوت کو ۱۰ سال گذر چکے تھے۔ وفات کے وقت عمر ۶۵ سال کی تھی۔

رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ۲۵ سال رہیں۔ آپ کی قبر مقام ہجون مکہ معظّمہ میں ہے۔ (حوالہ اکمال فی اسماء الرجال مشکوٰۃ شریف ج ۳ نمبر ۲۳۶)

(۲)...... حضرت خدیجہ الکبریٰؓ کے بطن سے رسول اکرم ﷺ کے آٹھ بچے قاسمؓ، طیبؓ، طاہرؓ، عبداللہؓ، زینبؓ، رقیہؓ، اُمّ کلثومؓ اور فاطمہؓ پیدا ہوئے۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۷۷)

فضائل اُم المؤمنین حضرت خدیجہؓ

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: اَتٰی جِبْرِيْلُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ هٰذِهٖ خَدِيْجَةُ قَدْ اَتَتْ مَعَهَا اِنَاءٌ فِيْهِ اِدَامٌ وَ طَعَامٌ فَاِذَا اَتَتْکَ فَاقْرَأْ عَلَيْهَا السَّلَامَ مِنْ رَّبِّهَا وَ مِنِّیْ وَ بَشِّرْهَا بِبَيْتٍ فِی الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَ لَا نَصَبَ

(رواہ بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، انہوں نے بیان کیا کہ جبرائیل علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے۔ اور کہا کہ اے رسول

خدا! یہ خدیجہ رضی اللہ عنہا آ رہی ہیں، ان کے ساتھ ایک برتن ہے جس میں سالن اور کھانا ہے۔ جب وہ آپ ﷺ کے پاس آ جائیں تو ان کو ان کے پروردگار کی طرف سے سلام پہنچایئے اور میری طرف سے بھی۔ اور ان کو خوشخبری سنایئے جنت میں موتیوں سے بنے ہوئے ایک گھر کی جس میں نہ شور و شغب ہوگا اور نہ کوئی زحمت و مشقت ہوگی۔

اُمّ المؤمنین حضرت خدیجہؓ کی فضیلت

(۲) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ (متفق علیہ)

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

حضرت علیؓ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: مریم بنت عمران ساری اُمت کی عورتوں میں بہتر تھیں اور خدیجہ بھی سب سے زیادہ بہتر ہیں۔ (بخاری و مسلم)

وَ فِيْهِ رِوَايَةٍ قَالَ اَبُوْ كَرِيْبٍ وَ اَشَارَ وَكِيْعٌ اِلَى السَّمَاءِ وَ الْاَرْضِ (بخاری و مسلم)

(۳) ایک روایت میں وکیع نے آسمان و زمین کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ ان کے رہنے والوں میں سب سے بہتر ہیں۔

(بخاری و مسلم، مشکوۃ ۵۹۲۲)

(۲) اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بنت صدیق اکبرؓ

(ا)......آپ ام المؤمنین ہیں۔ آپ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیٹی ہیں۔ ماں صاحبہ کا نام اُم رومانؓ بنت عویمر ہے۔ آنحضرت ﷺ نے آپ سے ۱۰ نبوی میں بمقام مکہ معظّمہ عقد کیا تھا۔ ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ عقد ہجرت سے ۳ سال پہلے ہوا تھا۔ اس سلسلہ میں کچھ اور بھی روایات پائی جاتی ہیں۔

اس کے بعد شوال ۲ھ میں مدینہ منورہ میں ہجرت کے ۱۸ ماہ بعد رُخصتی عمل میں آئی۔ اس وقت اُن کی عمر ۹ برس کی تھی۔ ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ مدینہ منورہ آنے کے ۷ ماہ بعد ۱ھ میں رُخصتی ہوئی تھی۔

آپ نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ۹ سال گزارے اور حضور ﷺ کی وفات کے وقت ۱۸ سال کی تھیں۔ حضور ﷺ نے آپ کے علاوہ کسی اور کنواری عورت سے نکاح نہیں کیا۔

آپ بہت بڑی فقیہہ، عالمہ، عاقلہ اور علوم اسلام کی جاننے والی تھیں۔ حضور ﷺ سے بکثرت احادیث روایت کرتی ہیں۔ وقائع عرب، محاربات اور اشعار کی بہت بڑی واقف کار تھیں۔ بہت سے صحابہؓ اور تابعینؒ آپؓ سے احادیث کی روایت کرتے ہیں۔

منگل کی شب میں ۱۷ رمضان المبارک ۵۷ھ یا ۵۸ھ میں انتقال

فرمایا۔ اور وصیت کے مطابق رات ہی کو جنت البقیع میں دفن کی گئیں۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ وہ مدینہ منورہ کے گورنر مروان بن حکم کے ماتحت کام پر مامور تھے۔ یہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا دورِ خلافت تھا۔ (حوالہ اکمال فی اسماء الرجال ۶۹۷، مشکوٰۃ ج ۳)

(۲) ...... حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی کریم ﷺ کی سب سے محبوب بیوی تھیں۔ اور انہیں کے متعلق عرش سے اللہ تعالیٰ نے برأت کی آیات نازل فرمائیں۔ (زاد المعاد حصہ اول ص ۹۰)

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

(۳) ...... حضرت عروہ نے خدیجہؓ بنت خویلد کی تاریخ وفات وغیرہ کے متعلق عبدالملک کو اس کے استفسار کے جواب میں لکھا تھا: مکہ سے ہجرت کے تقریباً ۳ سال قبل حضرت خدیجہؓ کا انتقال ہوا۔ ان کے انتقال کے بعد رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہؓ سے نکاح کیا۔ آپ ﷺ نے دو مرتبہ حضرت عائشہؓ کو خواب میں دیکھا تھا کہ آپ ﷺ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی بیوی ہیں۔ نکاح کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۶ برس کی تھی۔ مدینہ آ کر رُخصتی ہوئی۔ اس وقت حضرت عائشہؓ کی عمر ۹ سال تھی۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۷۹)

(۴) ...... حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ حضرت خدیجہؓ کے انتقال کے بعد مکہ ہی میں عثمان بن مظعونؓ کی بیوی خولہؓ بنت حکیم بن اُمیہ بن

الاوقص نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نکاح کیوں نہیں کرتے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: کس سے کروں؟ خولہؓ نے کہا کہ آپ چاہیں تو کنواری سے کریں اور چاہیں تو کسی بیوہ سے کریں، دونوں ممکن ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا: اچھا! کنواری لڑکی بتاؤ۔ خولہؓ نے کہا: آپ ﷺ اپنے محبوب ترین دوست ابوبکرؓ کی بیٹی عائشہؓ سے کیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور بیوہ کون ہے؟ خولہؓ نے کہا: سودہؓ بنت زمعہ بن قیس موجود ہیں۔ وہ آپ ﷺ پر ایمان لا چکی ہیں۔ اور آپ ﷺ کے مذہب میں داخل ہو چکی ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا! تم جا کر ان دونوں سے میرا نکاح کا پیام دو۔ خولہؓ ہمارے گھر آئیں اور انہوں نے میری ماں اُم رومانؓ سے کہا: دیکھو! اللہ تعالیٰ نے کیا خیر و برکت تم پر مبذول فرمائی ہے۔ اُم رومانؓ نے پوچھا: خیر ہے؟ خولہؓ نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے بھیجا ہے کہ میں ابوبکرؓ سے عائشہؓ کو ان کے لئے مانگوں۔ اُم رومانؓ نے کہا: وہ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ ان کا انتظار کرو۔

ابوبکرؓ گھر آئے۔ خولہؓ نے ان سے کہا کہ اے ابوبکرؓ! دیکھو! اللہ تعالیٰ نے کیا خیر و برکت تم پر نازل فرمائی ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس عائشہؓ کی نسبت کے لئے بھیجا ہے۔ ابوبکرؓ نے کہا کہ عائشہؓ ان کی بھتیجی ہے، کیا وہ ان کے نکاح میں آ سکتی ہے؟ خولہؓ نے رسول اللہ ﷺ سے آ کر یہ بات کہی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان سے جا کر کہہ دو کہ بے شک بحیثیت

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

مسلمان ہونے کے ہم تم بھائی بھائی ہیں، مگر تمہاری لڑکی میرے نکاح میں آ سکتی ہے۔

خولہؓ نے آ کر ابوبکرؓ سے آپ ﷺ کا قول بیان کیا۔ ابوبکرؓ نے کہا: اچھا! ٹھہرو! میں ابھی آتا ہوں۔ اُم رومانؓ نے کہا: واقعہ یہ ہے کہ مطعم بن عدی نے اپنے بیٹے کے لئے عائشہؓ کو مانگا تھا۔ اور ابوبکرؓ نے آج تک وعدہ خلافی نہیں کی ہے۔ ابوبکرؓ، مطعم کے پاس گئے۔ ان کی وہ بیوی بھی موجود تھی، جس کے بیٹے کے لئے عائشہؓ کو مانگا گیا تھا۔ اس بڑھیا نے ابوبکرؓ سے کہا کہ ہم اپنے بیٹے کی شادی تمہاری بیٹی سے کر دیں تو غالباً تم اسے صابی بنا لو گے۔ اور جس مذہب کو تم نے اختیار کیا ہے، اس میں اسے بھی شامل کر لو گے؟ ابوبکرؓ نے مطعم سے پوچھا کہ یہ کیا کہہ رہی ہے؟ اس نے کہا: جو کچھ کہہ رہی ہے، وہ ٹھیک ہے۔ بے شک ہمیں یہ اندیشہ ہے۔

یہ سُن کر ابوبکرؓ ان کے یہاں سے نکل آئے اور اس طرح اللہ تعالیٰ نے ابوبکرؓ صدیق کو ان کے وعدہ کے ایفاء سے بری الذمہ کر دیا۔ جو انہوں نے اپنی لڑکی کے متعلق مطعم سے کیا تھا۔ اور گھر آ کر انہوں نے خولہؓ سے کہا کہ جاؤ! رسول اللہ ﷺ کو بلا لاؤ۔ خولہؓ رسول اللہ ﷺ کو بلا لائیں۔ ابوبکرؓ نے اسی دن میرا نکاح رسول اللہ ﷺ سے کر دیا۔ اور اس وقت میری عمر چھ سال کی تھی۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۷۸)

حضرت عائشہؓ کی ہجرت کے بعد مدینہ میں حضور ﷺ کے گھر آمد

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: نکاح کے بعد جب ہم مدینہ آئے، حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سنخ میں خزرج کے خاندان بنو الحارث کے یہاں فروکش ہوئے۔ ایک دِن رسول اللہ ﷺ ہمارے گھر آئے۔ کچھ انصار اور اُن کی عورتیں آپ ﷺ کے پاس آ گئیں۔

رسول اللہ ﷺ چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ میری ماں نے مجھے آپ ﷺ کے پاس بٹھا دیا اور کہا: یہ تمہارے شوہر ہیں۔ اللہ تم کو ان کے لئے اور ان کو تمہارے لئے موجب خیر و برکت کرے۔ اس کے بعد تمام لوگ گھر سے چلے گئے۔

رسول اللہ ﷺ میرے گھر میں میرے ساتھ رہے۔ مگر اس خوشی میں نہ قربانیاں کی گئیں اور نہ بکری میرے لیے ذبح کی گئی۔ اس وقت میری عمر ۹ سال کی تھی۔

پھر سعدؓ بن عبادہ کے یہاں سے حسب معمول رسول اللہ ﷺ کے لئے کھانا آیا۔ (تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۷۹)

(۲) ...... راجح روایت کے مطابق یہ ا ہجری شوال کے مہینہ میں ہوا۔

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کا نکاح مکہ مکرمہ میں شوال کے مہینہ میں ہوا تھا۔ اور جب ہجرت کے بعد مدینہ منورہ آ کر رفیقہ حیات کی حیثیت سے

خادم السنۃ حافظ عبدالوحید الحنفی

آپ ﷺ کے ساتھ مقیم ہوئیں تو وہ بھی شوال کا مہینہ تھا۔

(معارف الحدیث ج ۶ ص ۳۰۵ مؤلفہ منظور نعمانیؒ)

اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی فضیلت

(۲) غزوہ اُحد پر آپ ﷺ اپنے گھر سے یعنی اپنی اہلیہ حضرت عائشہؓ کے پاس سے جہاد کے لئے نکلے۔ قرآن میں اس کا ذکر یوں ہے:

وَ اِذْ غَدَوْتَ مِنْ اَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِيْنَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ط وَ اللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

(سورۃ ال عمران آیت ۱۲۱)

اور جب تو صبح کو اپنے گھر سے نکلا مسلمانوں کو لڑائی کے ٹھکانے پر بٹھا رہا تھا اور اللہ تعالیٰ سننے والا جاننے والا ہے۔

خلاصہ: وہ وقت یاد کرنے کے لائق ہے جب حضرت محمد ﷺ جہاد کے لئے اپنے گھر سے نکلے اور آپ ﷺ اپنے مجاہد صحابہؓ کرام کو جنگی ترتیب کے مطابق میدان جہاد کے مختلف مقامات پر متعین فرما رہے تھے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سن رہا تھا اور سب کچھ جان رہا تھا۔

شان نزول: والجمهور على انها غزوة احد جمہور کا قول یہ ہے کہ یہ آیت غزوۂ احد کے بارے میں نازل ہوئی۔ (قرطبی، روح المعانی)

تفسیری اقوال:

"مِنْ اَهْلِكَ" آپ صبح کو اپنے گھر والوں کے ہاں سے نکلے۔ یعنی

خرجت بالصباح من منزلک من عند عائشة رضی الله تعالیٰ عنها یعنی آپ صبح کے وقت اپنے گھر حضرت عائشہ صدیقہؓ کے ہاں سے نکلے (قرطبی) **من بمعنی عند** (روح المعانی)۔

"مَقَاعِدَ لِلْقِتَال" آپ اپنے ایمان والے مجاہدین کو جنگ کے مقامات پر جما رہے تھے۔

(۱) فمشی علی رجلیه فجعل یصف اصحابه للقتال کانما یقوم بهم القدح ان رأی صدرا خارجا قال تاخر

یعنی آپ ﷺ پیدل چل کر تشریف لے گئے اور آپ نے جنگ کے لئے اپنے صحابہ کرامؓ کی تیر کی طرح سیدھی صفیں بنائیں۔ اگر آپ کسی کا سینہ باہر نکلا ہوا دیکھتے تو فرماتے: پیچھے ہو جاؤ۔ (کشاف)

(۲) "ترتیب صفوف اور مورچوں کی متناسب موضعیت کی اہمیت جس طرح سکندر و دارا کے زمانہ میں تھی، جدید فن حرب میں بھی مسلم ہے۔ امت کا رہبر کامل ﷺ مقدس نبی ہونے کے علاوہ سپہ دار اعظم (سپہ سالار اعظم) کی حیثیت سے بھی بے نظیر تھا۔" (تفسیر ماجدی)

عجیب استدلال

امام رازی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

وَ یَروی اَنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَام غدا مِنْ مَنْزِل عَائِشَة رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا فَمشی عَلٰی رجلیه اِلٰی اُحُد وَ هٰذَا قَوْل مُجَاهِد

وَ الوَاقِدِی فَدل ھٰذَا النص اَنَّ عَائِشَۃ رَضِیَ اللّٰہُ عَنھَا کَانَتْ اَھْلا لِلنَّبِیّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ قَالَ تَعَالٰی اَلطَّیِّبَاتُ لِلطَّیِّبِیْنَ وَ الطَّیِّبُوْنَ لِلطَّیِّبَاتِ (النور۲۶) فَدل ھٰذَا النص عَلٰی انَّھَا مُطَھَّرَۃ مُبرأَۃ مِن کُلّ قبح الاتری ان ولد نُوح لمَّا کَانَ کَافِرًا قَالَ انَّہٗ لَیْسَ مِنْ اَھْلِکَ (ہود۴۶)

یعنی روایت ہے کہ حضور ﷺ صبح کے وقت حضرت عائشہؓ کے گھر سے نکلے اور پیدل احد کی طرف تشریف لے گئے۔ یہ مجاہد رحمہ اللہ اور واقدی رحمہ اللہ کا قول ہے۔ پس اس نص سے یہ ثابت ہوا کہ حضرت عائشہؓ حضور ﷺ کی اہل (اہلیہ) تھیں اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: (ترجمہ) پاک عورتیں پاک مردوں کے لئے اور پاک مرد پاک عورتوں کے لئے ہیں۔ پس اس آیت سے ثابت ہوا کہ حضرت عائشہؓ ہر خرابی اور برائی سے پاک اور بری (اور بلند) ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا جب کافر تھا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: (ترجمہ) (اے نوح!) وہ آپ کے اہل میں سے نہیں ہے۔ (تفسیر کبیر)

حضرت عائشہ جنت میں بھی حضور ﷺ کی زوجہ ہونگی

(۱) ...... عَائِشَۃ زَوْجَتِیْ فِی الْجَنَّۃ

ترجمہ: عائشہ میری زوجہ ہے، جنت میں۔

(صحیح (۱) طبقات ابن سعد (۸/۶۶) عن مسلم البطین مرسلاً (۲) الصحیحہ حدیث ۱۱۴۲ جلد ۳ (۳) مستدرک حاکم ۴/۱۰ ...... (۴) بخاری شریف ...... (۵) صحیح الجامع الصغیر وزیادہ جلد اول ص ناصر الدین البانی)

ارشاداتِ رسالت مآب ﷺ ام المؤمنین عائشہؓ کی فضیلت

(۲) ...... عَنْ عَمْرِو بِنْ الْعَاص ان رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ استعمله عَلٰی جیش ذات السلاسل. اَحَبُّ النَّاس اِلَيَّ عَائِشَةُ وَ من الرِجَالِ اَبُوْهَا

ترجمہ: لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب مجھ کو عائشہؓ اور مردوں میں اس کے والد یعنی ابوبکر ہیں۔

(صحیح ...... بیہقی شریف۔ترمذی شریف۔ابن ماجہ ...... بحوالہ صحیح جامع الصغیر جلد اول حدیث ۱۷۷ البانی)

شان حضرت ام المؤمنین عائشہؓ

(۳) ...... اِنَّهُ لَيُهَوِّنُ عَلَيَّ الْمَوْتَ اِنِّيْ اَرَاَيْتُكِ زَوْجَتِيْ فِي الْجَنَّةِ يَعْنِي عَائِشَةَ

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ آسان ہوگئی موت مجھ پر کہ میں نے دیکھا تجھ کو اپنی زوجہ جنت میں۔

(مسند امام اعظم ابوحنیفہ باب ۱۹۲۔ افضلة عائشہ (صحیح) احادیث صحیحہ البانی جلد ۶ حدیث ۲۸۶۷ (۱) رواہ الحسین المروزی فی زوائد الزھد (جلد ۲ ص ۲۰۷) (۲) فقال احمد (جلد ۶ ص ۱۳۷) ثنا وکیع عن اسماعیل عن مصعب بن اسحاق بن طلحہ عن عائشہ بہ مختصراً بلفظ "انہ یہون علی انی رایت بیاض کف عائشہ فی الجنة وھذا اسناد جید لولا جھالة فی مصعب ھٰذا فقد ذکرہ ابن ابی حاتم وابن حبان فی اشقات فی التابعین (جلد ۵ ص ۴۱۲)

حضرت عائشہؓ کی فضیلت

(۴) ...... اِنَّ فَضْلَ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰی

سَائِرِ الْطَّعَامِ (صحیح)

ترجمہ: بے شک عائشہؓ کو عورتوں پر فضیلت ہے، جیسے ثرید کو فضیلت ہے کھانوں پر۔

(حوالہ صحیح جامع الصغیر البانی ج۱ حدیث ۴۲۱۷ بحوالہ مسند احمد بن حنبل (۲) بیہقی (۳) ترمذی (۴) نسائی (۵) ابن ماجہ عن انس (۶) نسائی عن ابی موسیٰ (۷) نسائی عن عائشہؓ)

(۳) اُمّ المؤمنین حضرت سودہ رضی اللہ عنہا بنت زمعہ

(۱) ...... آپ اُمّ المؤمنین ہیں۔ آپ ابتدائی زمانہ میں اسلام لائی تھیں۔ پہلے شوہر کا نام سکرانؓ بن عمر تھا۔ یہ چچا زاد بھائی بھی تھے۔ سکرانؓ کی وفات کے بعد حضور ﷺ کے نکاح میں آئیں۔

(بحوالہ اکمال فی اسماء الرجال ۳۸۴، مشکوٰۃ شریف ج۳)

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

(۲) ...... حضرت خولہؓ نے کہا: میں حضرت ابوبکرؓ صدیق کے یہاں سے حضرت سودہؓ کے پاس گئی۔ اور میں نے ان سے کہا: سودہؓ! دیکھو! اللہ نے کیا خیر و برکت تم کو عطا کی ہے۔ انہوں نے پوچھا: کیا ہے؟ میں نے کہا: رسول اللہ ﷺ نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے کہ میں اُن کا پیام تم کو دوں۔ سودہؓ نے کہا: مناسب ہو گا کہ تم میرے باپ سے جا کر اس کا ذکر کرو۔ وہ چونکہ بہت ضعیف تھا، حج میں شریک نہیں ہوا تھا۔ میں اُس کے پاس گئی اور میں نے جاہلیت کی رسم کے مطابق سلام کیا۔ اور پھر کہا کہ محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب نے مجھے بھیجا ہے، تاکہ میں سودہؓ کے لئے اُن کا پیام دوں۔

اُس نے کہا: ہاں! کیا مضائقہ ہے، وہ شریف کفو ہیں۔ مگر خود سودہؓ کیا کہتی ہے؟ میں نے کہا: وہ اس نسبت کو پسند کرتی ہیں۔ اُس نے کہا: اچھا! اُسے بلا لاؤ۔ میں سودہؓ کو بلا لائی۔ اُن کے باپ نے اُن سے کہا کہ یہ عورت تمہارے لئے محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب کا پیام لائی ہے۔ اور بے شک وہ شریف کفو ہیں۔ کیا تم اس نسبت کو پسند کرتی ہو؟ سودہؓ نے کہا: ہاں! ان کے باپ نے مجھ سے کہا کہ محمد ﷺ کو بلا لاؤ۔ میں رسول اللہ ﷺ کو لے گئی۔ سودہؓ کے باپ نے رسول اللہ ﷺ سے سودہؓ کا نکاح کر دیا۔

(تاریخ طبری ج ۲ حصہ اول ص ۳۷۸)

(۳) ...... اس وقت حضرت سودہؓ کی عمر تقریباً پچاس سال تھی۔ نکاح کے بعد آنحضرت ﷺ کے ہجرت فرمانے تک تین سال منکوحہ رفیقہ حیات کی حیثیت سے تنہا وہی آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔ ......

ان کے اوصاف و احوال میں ان کی سیر چشمی، استغناء، دُنیا سے بے رغبتی اور فیاضی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ (معارف الحدیث ج ۸ ص ۳۰۲)

(۴) ...... حضرت خدیجہؓ کے بعد سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ انہیں اپنے گھر لائے۔ آپ بہت روزہ دار اور شب زندہ دار تھیں۔

کہتے ہیں کہ آپ کی طبیعت میں تیزی پائی جاتی تھی۔ آپ عمر رسیدہ ہو گئی تھیں۔ رسول اللہ ﷺ نے آپ سے علیحدگی اختیار کرنی چاہی تو آپ

خادم اہلسنّت حافظ عبدالوحید الحنفی

نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! مجھ سے علیحدگی اختیار نہ کیجیے۔ میں اپنی باری کا دِن حضرت عائشہؓ کو دے دیتی ہوں۔ تو رسول اللہ ﷺ نے اس ارادے کو ترک کر دیا۔ اور اس بات پر مصالحت کر لی۔ اور اسی بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ اِنِ امۡرَاَۃٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِہَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَیۡہِمَاۤ اَنۡ یُّصۡلِحَا بَیۡنَہُمَا صُلۡحًا وَ الصُّلۡحُ خَیۡرٌ ...... الخ

(پ۵ النساء آیت ۱۳۷)

ترجمہ: اور اگر کوئی عورت ڈرے اپنے خاوند کے لڑنے سے یا جی بھر جانے سے تو کچھ گناہ نہیں دونوں پر کہ کرلیں آپس میں کسی طرح صلح۔ اور صلح خوب چیز ہے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں: یہ آیت حضرت سودہؓ بنت زمعہ کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ آپ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں وفات پائی۔ (البدایہ والنہایہ ج۷ ص۲۸۹)

(۴) اُمّ المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا بنت عمرؓ بن خطاب

(۱) ...... آپ اُم المؤمنین ہیں۔ حضرت عمرؓ بن خطاب کی بیٹی ہیں۔ ماں کا نام زینبؓ ہے جو کہ مظعون کی بیٹی ہیں۔

پہلے ان کا نکاح خنیس بن حذافہؓ سے ہوا تھا، مگر خنیسؓ کے ہمراہ ہجرت

کر گئی تھیں۔ خنیسؓ، غزوۂ بدر کے بعد جب انتقال کر گئے تو حضرت عمرؓ نے آپ کا نکاح حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عثمانؓ سے کرنا چاہا، مگر وہ خاموش رہے۔

آخر ۳ھ میں یہ حضور اکرم ﷺ کے نکاح میں آ گئیں۔ صحابہؓ اور تابعینؒ کی ایک پوری جماعت آپ سے روایت کرتی ہے۔ آپ نے ۶۰ برس کی عمر میں ۴۵ھ میں وفات پائی۔ (اکمال فی اسماء الرجال، مشکوٰۃ شریف ج ۳)

(۲) ...... حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حفصہؓ بنت عمرؓ کے شوہر خنیس بن حذافہ سہمیؓ جو کہ صحابی رسول ﷺ ہیں، فوت ہو گئے۔ اور حضرت حفصہؓ بیوہ ہو گئیں تو میں نے اس کے نکاح کے سلسلہ میں حضرت عثمانؓ سے بات کی۔ انہوں نے کہا: مجھے کچھ سوچ بچار کی مہلت دو۔ سو چند دن کے بعد حضرت عثمانؓ ملے اور کہا: آج کل میں نکاح کا ارادہ نہیں رکھتا۔

اس کے بعد ابوبکرؓ سے میری ملاقات ہوئی اور اس سے بات کی۔ انہوں نے خاموشی اختیار کر لی اور کچھ جواب نہ دیا۔ مجھے ابوبکرؓ پر عثمانؓ سے زیادہ غصہ آیا۔ کچھ دنوں کے بعد نبی کریم ﷺ نے حضرت حفصہؓ کے لئے پیغام نکاح بھیجا اور پھر نکاح ہو گیا۔

اس کے بعد ابوبکرؓ مجھ سے ملے اور کہا: جب تم نے مجھ سے حفصہؓ کی بات کی اور میں نے کچھ جواب نہیں دیا تھا، شاید تمہیں مجھ پر زیادہ غصہ آیا

عبدالوحید الحنفی

ہے؟ میں نے کہا: جی ہاں! ابوبکرؓ بولے: جواب دینے سے مجھے جو چیز مانع تھی، وہ اصل میں یہ تھی کہ نبی کریم ﷺ، حفصہؓ کا تذکرہ کر رہے تھے اور مجھے آپ کے اس رجحان کا علم تھا۔ لہٰذا میں نے ان کے اس راز کو افشاء کرنا مناسب نہ سمجھا۔ اگر رسول اللہ ﷺ یہ ارادہ ترک کر دیتے تو حفصہ رضی اللہ عنہا سے ضرور نکاح کر لیتا۔ (کنزل العمال ج ۱۳ روایت ۳۷۸۵)

(بحوالہ رواہ ابن سعد واحمد بن حنبل والبخاری والنسائی والبیہقی وابویعلیٰ وابن حبان)

(۳)...... حضرت عمرؓ کی روایت ہے کہ جب خنیسؓ بن حذافہ کا انتقال ہو گیا تو میں نے حفصہؓ کے لئے عثمانؓ کو پیش کش کی۔ لیکن انہوں نے اعراض کر دیا۔ میں نے یہ قصہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا کہ عثمانؓ پر بڑا تعجب اور افسوس ہے کہ میں نے انہیں حفصہؓ کی پیش کش کی لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے عثمانؓ کا نکاح ایسی عورت سے کرا دیا جو تمہاری بیٹی سے بہتر ہے اور تمہاری بیٹی کا نکاح ایسے شخص سے کرا دیا جو عثمانؓ سے بہتر ہے۔ چنانچہ حفصہؓ سے خود رسول اللہ ﷺ نے شادی کی اور اپنی بیٹی اُم کلثوم سے عثمانؓ کی شادی کرا دی۔

(رواہ ابن سعد، کنزالعمال ج ۱۳ روایت ۳۷۷۸۸)

(۴)...... آپ کی وفات ۴۱ھ میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔ جنت البقیع میں مزار ہے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

حضرت حفصہؓ کے مناقب

(۱) ...... حضرت حفصہؓ کے مناقب میں وہ حدیث پڑھیے، جس میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتے حضرت جبرائیل علیہ السلام کی زبانی حضرت حفصہؓ کے بارے میں ایک شہادت نقل ہوئی ہے۔ اور اسی کی وجہ سے واقعہ یہ ہے کہ حضرت حفصہؓ کے فضائل میں تنہا یہی حدیث بالکل کافی ہے۔

عَنْ قَيْسِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ طَلَّقَهَا تَطْلِيْقَةً ثُمَّ ارْتَجَعَهَا وَ ذٰلِكَ اَنَّ جِبْرَائِيْلَ قَالَ لَهٗ اِرْجِعْ حَفْصَةَ فَاِنَّهَا صَوَّامَةٌ قَوَّامَةٌ وَ اِنَّهَا زَوْجَكَ فِي الْجَنَّةِ

ترجمہ: قیس ابن زید سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت حفصہؓ کو ایک مرتبہ طلاق دی، پھر رجوع فرما لیا۔ اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے آپ ﷺ سے کہا کہ آپ حفصہؓ سے رجعت کر لیں، اس لئے کہ وہ بہت زیادہ روزہ رکھنے والی اور بہت زیادہ نماز پڑھنے والی ہیں اور جنت میں بھی آپ کی زوجہ ہوں گی۔

(معارف الحدیث ج۸ ص ۳۱۵)

(۲) ...... یہ بات تحقیقی طور پر معلوم نہ ہو سکی کہ طلاق کے اس واقعہ کا اصل سبب کیا تھا؟ البتہ یہ بات بالکل واضح ہے کہ طلاق اور رجعت ان دونوں کے سلسلہ کا یہ واقعہ جو رسول اللہ ﷺ کے گھر میں پیش آیا، اسی سے

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

اُمت کو طلاق اور رجعت کا صحیح اور مسنون طریقہ عملی طور پر معلوم ہوا۔ ہوسکتا ہے کہ اس واقعہ کے پیش آنے کی ایک حکمت اسی طریقہ کی تعلیم ہو۔ اس کے علاوہ یہ بھی اسی واقعہ کی برکت ہے کہ اس کی بدولت اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں حضرت حفصہؓ کی بلندی مقام اور ان کے وہ خاص اوصاف جو اس کا سبب بنے اور پھر ان کا جنتی ہونا، یہ سب بھی معلوم ہو گیا۔

(معارف الحدیث از مولانا نعمانی ج ۸ روایت ۲۲۷)

(۵) اُم المؤمنین حضرت اُم حبیبہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیانؓ

(۱) ...... آپ اُم المؤمنین ہیں۔ نام رملہ ہے۔ ابوسفیان صخرؓ بن حرب کی بیٹی ہیں۔ اور حضرت امیر معاویہؓ کی بہن ہیں۔ آپ کی والدہ کا نام صفیہ ہے، جو ابوالعاص کی بیٹی اور حضرت عثمانؓ ذوالنورین کی پھوپھی ہیں۔

رسول اللہ ﷺ نے کب اور کس وقت نکاح کیا؟ اس میں مختلف روایات ہیں۔ بعض کا کہنا ہے کہ حبشہ میں ہوا تھا اور نجاشی نے باندھا تھا۔ اور مہر چار سو دینار تھے۔ بعض کا کہنا ہے کہ چار ہزار دینار مہر اپنے پاس سے ادا کئے تھے۔ اور رسول اللہ ﷺ نے شرجیلؓ بن حسنہ کو ان کے لینے کو بھیجا تھا۔ یہ لے کر آئے اور مدینہ منورہ میں ہی آپ نے ان سے ملاقات فرمائی۔

ایک روایت یہ بھی ہے کہ مدینہ منورہ میں ہی شادی ہوئی تھی اور حضرت عثمانؓ نے نکاح باندھا تھا۔ آپ نے ۴۴ھ میں وفات پائی۔

ایک بڑی جماعت آپ سے روایت حدیث کرتی ہے۔
(اکمال فی اسماء الرجال، مشکوٰۃ شریف ج ۳ حالات نمبر ۲۰۸)

(۲)......مشہور قول کے مطابق یہ نکاح ۶ ھ میں ہوا ہے۔ جب حضرت ابوسفیانؓ کو جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ اس نکاح کی اطلاع مکہ میں ملی تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کی عظمت کا اعتراف کیا اور آپ ﷺ کی شان میں بہت بلند کلمات کہے۔ (زرقانی ج ۳ ص ۲۴۴ بحوالہ معارف الحدیث ج ۸)

(۶) اُم المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا بنت الحارث

(۱)......آپ اُم المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے جویریہؓ بنت حارثؓ بن ابی ضرار خزاعیہ سے شادی فرمائی۔ یہ بنی مصطلق کے قیدیوں میں گرفتار ہوکر آئی تھیں۔

ابن ہشام کہتے ہیں: ایک روایت یہ بھی ہے کہ جب حضور ﷺ غزوہ بنی مصطلق (۵ ھ) سے واپس ہوئے تو جویریہؓ بنت حارث کو آپ نے بطور امانت ایک انصاری کے سپرد کر دیا تھا، تاکہ وہ ان کو باحفاظت مدینہ پہنچا دیں۔ پھر جب حضور ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو جویریہؓ کے والد حارثؓ بن ابی ضرار اپنی بیٹی کو چھڑانے کے واسطے اونٹ فدیہ کے لے کر مدینہ کو روانہ ہوئے۔ راستہ میں ان اونٹوں میں سے دو اونٹ ان کو بہت اچھے لگے

اور ان کو انہوں نے پہاڑ کی ایک گھاٹی میں عقیق کے پاس چھپا دیا۔ باقی اونٹ لے کر حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ اونٹ میں اپنی بیٹی کے فدیہ کے واسطے لایا ہوں۔ ان کو آپ قبول کیجئے اور جویریہؓ کو مجھے دے دیجئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اور وہ اونٹ کہاں ہیں؟ جو تم نے عقیق کے پاس پہاڑ کی گھاٹی میں غائب کر دیئے ہیں۔

حارثؓ بن ضرار نے کہا: قسم ہے اللہ کی! اس حال کی ہمارے سوا کسی کو خبر نہیں ہے۔ بے شک آپ ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ **اشھد ان لآ الٰہ الا اللّٰہ و اشھد انک رسول اللّٰہ** ۔ اور حارثؓ کے دونوں بیٹوں اور ان کی قوم کے بہت سے آدمیوں نے اسلام قبول کیا۔ اور حارثؓ نے وہ دونوں اونٹ بھی منگا کر حضور ﷺ کو پیش کر دیئے۔

حضور ﷺ نے جویریہؓ کو چھوڑ دیا۔ جویریہؓ مسلمان ہو گئیں۔ حضور ﷺ نے ان کے باپ حارثؓ کو ان سے شادی کا پیغام دیا۔ انہوں نے حضور ﷺ سے شادی کر دی۔ حضور ﷺ نے چار سو درم ان کا مہر مقرر فرمایا۔ حضور ﷺ سے پہلے یہ اپنے چچا زاد عبداللہ کے پاس تھیں۔

(۷) اُمّ المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت خزیمہ

(۱) ...... ام المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے زینبؓ بنت خزیمہ بن

حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ سے شادی کی۔

یہ اُم المؤمنین، مسکینوں اور غریبوں پر بہت مہربانی کرتی تھیں۔ اس سبب سے ان کا نام اُم المساکین تھا۔

ان کا نکاح حضور ﷺ سے قبیصہؓ بن عمرو ہلالی نے کیا۔ اور حضور ﷺ نے چار سو درم مہر مقرر فرمایا۔

حضور ﷺ سے پہلے یہ عبیدہ بن حارث بن مطلب بن عبد مناف کے پاس تھیں۔ اور عبیدہ سے پہلے جہم بن عمرو بن حارث کے پاس تھیں، جو ان کا چچا زاد تھا۔ (سیرت ابن ہشام ج۲ ص۵۲۲)

(۲) ...... رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ منورہ میں ان کا انتقال ہوا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ آپ ﷺ کی زندگی میں ان کے اور حضرت خدیجہؓ کے علاوہ آپ کی کسی دوسری بیوی کا انتقال نہیں ہوا۔

(تاریخ طبری ج۲ حصہ اول ص۳۸۳)

(۸) اُم المؤمنین حضرت زینب رضی اللہ عنہا بنت جحش

(۱) ...... اُم المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے زینبؓ بن جحش بن رئاب اسدیہ سے شادی کی۔ اور حضور ﷺ سے ان کی شادی اُن کے بھائی ابواحمدؓ

خادم اہلسنت عبدالوحید حنفی

بن جحش نے کی تھی۔ اور حضورﷺ نے چار سو درہم ان کا مہر باندھا تھا۔

حضورﷺ سے پہلے زینبؓ حضرت زیدؓ بن حارثہ حضورﷺ کے متبنیٰ کے پاس تھیں۔ اور انہیں کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی ہے:

اپنے لے پالک کی مطلقہ بیوی سے نکاح کرنے کا قصہ

حضرت زیدؓ واحد صحابی جن کا نام کے ساتھ ذکر قرآن میں ہے

وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِکْ عَلَیْکَ زَوْجَکَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَ تُخْفِیْ فِیْ نَفْسِکَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَی النَّاسَ ج وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ط فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَهَا لِکَیْ لَا یَکُوْنَ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآئِهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا ط وَکَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا

(آیت ۳۷ سورۃ احزاب)

(سیرت ابن ہشام ج۲ ص ۵۲۱)

ترجمہ: اے پیغمبرﷺ! یاد کر کہ جب تو اس شخص کو سمجھاتا تھا جس پر اللہ نے احسان کیا اور تو بھی اس پر احسان کرتا رہا کہ اپنی بی بی کو اپنی زوجیت میں رہنے دے اور اللہ سے ڈر اور تو اس بات کو اپنے دل میں چھپاتا تھا جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا۔ اور تو اس معاملے میں لوگوں سے ڈرتا تھا اور خدا اس کا زیادہ حق دار ہے کہ تو اس سے ڈرے۔ پھر جب زیدؓ اس سے بے تعلقی کر چکا تو ہم نے تیرے ساتھ اس کا نکاح کر

دیا تا کہ سب مسلمانوں کے لے پالک جب اپنی بیبیوں سے بے تعلق ہو جائیں تو مسلمانوں کے لئے ان سے نکاح کر لینے میں تنگی نہ رہے۔ اور خدا کا حکم ہو کر ہی رہتا ہے۔

(۲)...... حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت زینبؓ کی عدت پوری ہو گئی تو حضور ﷺ نے حضرت زیدؓ کو فرمایا: جاؤ اور زینبؓ سے میرے نکاح کا تذکرہ کرو۔ حضرت زیدؓ گئے۔ جب وہ ان کے پاس پہنچے تو وہ آٹے میں خمیر ڈال رہی تھیں۔ حضرت زیدؓ کہتے ہیں: جب میں نے ان کو دیکھا تو مجھے اپنے دِل میں ان کی عظمت محسوس ہوئی کہ حضور ﷺ ان سے شادی کرنا چاہتے ہیں (اس لیے یہ بہت بڑے مرتبہ والی عورت ہیں)۔ اور اس عظمت کی وجہ سے میں انہیں دیکھنے کی ہمت نہ کر سکا۔ اس لئے میں ایڑیوں کے بل مڑا اور ان کی طرف پشت کر کے کہا: اے زینبؓ! تمہیں خوشخبری ہو! مجھے رسول اللہ ﷺ نے بھیجا ہے کہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتے ہیں۔ حضرت زینبؓ نے کہا: میں جب تک اپنے رب سے مشورہ نہ کر لوں، اس وقت تک کوئی کام نہیں کیا کرتی۔ یہ کہہ کر وہ کھڑی ہو کر اپنی نماز پڑھنے کی جگہ پر چلی گئیں۔ اور ادھر حضور ﷺ پر قرآن نازل ہوا، جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

زَوَّجْنَاكَهَا ...... الخ (ہم نے تمہاری شادی زینبؓ سے کر دی۔)

چونکہ اللہ تعالیٰ کے فرمان سے حضرت زینبؓ حضور ﷺ کی زوجہ بن گئ

حافظ عبدالوحید الحنفی

تھیں، اسی وجہ سے حضور ﷺ تشریف لے گئے اور حضرت زینبؓ کے پاس اجازت لئے بغیر اندر چلے گئے۔ (رواہ احمد، مسلم والنسائی)

(۹) ام المؤمنین حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ عنہا

(۱) ...... اُم المؤمنین ہیں۔ اُم سلمہؓ کا نام ہند تھا۔ حضور ﷺ نے امّ سلمہؓ بنت ابی امیہ بن مغیرہ مخزومیہ سے شادی فرمائی۔ یہ شادی ان کے بیٹے سلمہؓ بن ابی سلمہ نے حضور ﷺ سے کی تھی۔ اور ان کا مہر یہ بندھا تھا کہ ایک بستر جس میں کھجور کا ریشہ بھرا ہوا تھا اور ایک پیالہ اور ایک چکی۔

اُم سلمہؓ حضور ﷺ سے پہلے ابوسلمہؓ بن عبدالاسد کے پاس تھیں۔ اور ابوسلمہؓ کا نام عبداللہ تھا۔ ابوسلمہؓ سے ان کے ہاں یہ اولاد پیدا ہوئی: سلمہ، عمرو، زینب اور رُقیہ۔ (سیرت ابن ہشام ج۲ ص۵۲۱)

اُم المؤمنین اُم سلمہؓ کی وفات ۵۹ھ میں ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔

ازواجِ نبی ﷺ اہل بیت میں سے ہیں:

(۲) ...... عن زینب بنت ابی سلمی ان رسول اللہ ﷺ کان عند ام سلمۃ فیجعل الحسن من شق و الحسن من شیق و فاطمۃ فی حجرہ فقال: رحمۃ اللہ و برکاتہ علیکم

عبدالوحید الحنفی

اهل البیت انه حمید مجید و انا و ام سلمة نائمتین فبکت ام سلمة. فنظر الیها رسول الله ﷺ فقال: ما یبکیکِ؟ فقالت: خصصتهم و ترکتنی و انبتی. فقال: انتِ و ابنتک من اهل البیت. (کنزالعمال ج ۱۳ حدیث ۳۷۶۲۴، رواہ ابن عساکر)

ترجمہ: حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ کی روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ حضرت اُم سلمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں تھے۔ آپ ﷺ نے اپنی ایک طرف حسنؓ کو بٹھایا اور دوسری طرف حسینؓ کو، جب کہ فاطمہؓ آپ ﷺ کی گود میں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے اہل بیت! تم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت و برکت ہو۔ بلاشبہ! اللہ تعالیٰ قابل ستائش اور بزرگی والا ہے۔ جب کہ زینبؓ اور ام سلمہؓ سو رہی تھیں، تو اُم سلمہؓ نے رونا شروع کر دیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اُم سلمہؓ کی طرف دیکھا اور رونے کی وجہ دریافت کی۔ اُم سلمہؓ بولیں: آپ ﷺ نے انہی کو رحمت و برکت میں خاص کیا ہے، جب کہ مجھے اور میری بیٹی کو چھوڑ دیا ہے۔ فرمایا: تو اور تیری بیٹی اہل بیت میں سے ہے۔ (کنزالعمال ج ۱۳ رواہ ابن عساکر)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۱۰) اُم المؤمنین حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا بنت حیی بن اخطب

(۱) ...... اُم المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے صفیہؓ بنت حیی بن اخطب

سے شادی فرمائی۔ یہ غزوۂ خیبر (۷ھ) کے قیدیوں میں آئی تھیں۔ اور حضور ﷺ نے ان کو اپنے واسطے مخصوص کر لیا تھا۔ اور ان کے نکاح میں ولیمہ کی دعوت بھی کی تھی۔ جس میں ستو اور کھجوریں کھلائی گئی تھیں۔ گوشت روٹی نہ تھی۔

حضور ﷺ سے پہلے صفیہؓ کنانہ بن ربیع بن ابی الحقیق کے پاس تھیں۔

(سیرت ابن ہشام ج۲ص۵۲۲)

(۲) ...... اُم المؤمنین حضرت صفیہؓ کی وفات رمضان ۵۰ھ میں ہوئی اور جنت البقیع میں دفن ہوئیں۔ بعض حضرات نے سنہ وفات ۵۲ھ ذکر کی ہے۔ مشہور قول ۵۰ھ ہی کا ہے۔ (معارف الحدیث ج۸ مولانا نعمانیؒ)

عبدالوحید الحنفی

(۱۱) اُم المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بنت حارث

(۱) ...... اُم المؤمنین ہیں۔ حضور ﷺ نے میمونہؓ بنت حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن رویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ سے شادی فرمائی۔ میمونہؓ کی شادی حضور ﷺ سے حضرت عباسؓ نے کی تھی۔ اور حضور ﷺ کی طرف سے چار سو درہم کا مہر باندھا تھا۔

حضور ﷺ سے پہلے میمونہؓ ابی رہم بن عبدالعزیٰ بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک کے پاس تھیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ میمونہؓ نے خود ہی اپنے آپ کو حضور ﷺ کی نذر

کر دیا تھا۔ یعنی جب حضور ﷺ کے پیغام کی خبر ان کو پہنچی تو یہ اس وقت اونٹ پر سوار تھیں۔ پس انہوں نے پیغام سُن کر کہا کہ یہ اونٹ اور اس پر جو کچھ ہے، سب اللہ اور رسول ﷺ کے واسطے ہے۔ اور میمونہؓ ہی کی شان میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

وَ امْـرَأَةً مُّؤْمِنَـةً اِنْ وَهَـبَتْ نَفْسَهَا لِلنَّبِيِّ اِنْ اَرَادَ النَّبِيُّ اَنْ يَّسْتَنْكِحَهَا خَالِصَةً لَّكَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ (الاحزاب آیت ۵۰)

ترجمہ: اور اگر کوئی عورت اپنی ذات نبی ﷺ کو بخش دے، اگر نبی ﷺ اس سے نکاح کرنا چاہیں تو یہ خاص اے نبی ﷺ! تمہارے واسطے جائز ہے، نہ کہ مومنوں کے واسطے۔

خادم اہلسنت حافظ عبد الوحید الحنفی

(اور بعض دوسرے اقوال بھی ہیں۔) (سیرت ابن ہشام ج۲ ص۵۲۲)

(۲)...... ذیقعدہ ۷ھ میں نکاح ہوا۔ یہ حضور ﷺ کا آخری نکاح تھا۔ یہ حضرت خالدؓ بن ولید اور حضرت عبداللہؓ بن عباس کی خالہ تھیں۔ ان کی بہن حضرت ام الفضل حضرت عباسؓ کی اہلیہ تھیں۔ دوسری بہن حضرت اسماءؓ بنت عمیس حضرت جعفرؓ بن ابی طالب کی اہلیہ تھیں۔ ان کی شہادت کے بعد حضرت اسماءؓ بنت عمیس حضرت ابوبکرؓ کے نکاح میں رہیں۔ ان کے انتقال کے بعد حضرت علیؓ کے نکاح میں آئیں۔

(۳)...... اُم المؤمنین حضرت میمونہؓ کے والد حارث بن حزن کا تعلق

قبیلہ قریش سے تھا اور ان کی والدہ ہند بنت عرف یا خولہ بنت عوف قبیلہ حمیر سے تعلق رکھتی تھیں۔ یہی اُم المؤمنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کی بھی والدہ ہیں۔ حضرت زینبؓ کے تذکرہ میں گزر چکا ہے کہ اُم المؤمنین حضرت زینبؓ بنت خزیمہ اور اُم المؤمنین حضرت میمونہؓ بنت حارث دونوں کی والدہ ایک ہیں جب کہ والد الگ الگ۔ (معارف الحدیث ج۸ص۳۴۰)

(۴)......حضرت میمونہؓ کے مناقب

رسول اللہ ﷺ نے ان کے کمال ایمان کی شہادت دی ہے۔ ابن سعد نے سندِ صحیح کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے:

الاخوات مومنات میمونه و ام الفضل و اسماء

یعنی میمونہؓ، ان کی بہن اُم فضلؓ اور اسماءؓ تینوں بڑے درجے کی صاحب ایمان بہنیں ہیں۔ (اصابہ وزرقانی بحوالہ طبقات ابن سعد)

وفات:

اُم المؤمنین حضرت میمونہؓ کی وفات ۵۱ھ میں مقام سرف (مکہ سے ۹ یا ۱۰ میل دور بجانب مدینہ ایک جگہ ہے) میں ہوئی۔ آپ حج یا عمرہ کے سلسلہ میں مکہ معظّمہ میں آئی ہوئی تھیں۔ وہیں طبیعت خراب ہوئی تو بھانجے حضرت یزید بن الاصمؓ سے کہا کہ مجھے مکہ سے لے چلو۔ اس لئے کہ مکہ میں میرا انتقال نہیں ہوگا۔

رسول اللہ ﷺ نے مجھے پہلے ہی اطلاع دے دی ہے کہ تم کو مکہ میں موت نہیں آئے گی۔ یزید بن الاصمؒ کہتے ہیں کہ ہم لوگ آپ کو بحالت مرض ہی مکہ سے لے کر چلے۔ ابھی مقام سرف میں پہنچے تھے کہ ان کا انتقال ہو گیا۔ (دلائل النبوت للبیہقی و مجمع الزوائد)

(۲) بعض اصحاب سیر نے لکھا ہے کہ آپ کا نکاح، پھر ولیمہ ۷ھ میں مقام سرف میں ہوا ہے اور ۵۱ھ میں انتقال بھی مقام سرف میں ہی ہوا ہے۔
(تہذیب الکمال للمزی و اکمال فی اسماء الرجال)

(۳) عمرۃ القضاء ۷ھ سے واپسی میں مقام سرف میں جس جگہ رسول اللہ ﷺ نے آپ کے لئے خیمہ لگوایا تھا، قبر مبارک بالکل اسی جگہ ہے۔
(معارف الحدیث ج۸ص۳۴۲)

فضائل اُم المومنین حضرت میمونہؓ

اُم المؤمنین حضرت میمونہؓ تین سال رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رہیں تھیں۔ ذیقعدہ ۷ھ میں ان کا نکاح ہوا۔ اور ربیع الاول ۱۱ھ میں رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی۔ تین سال کی قلیل مدت میں حضرت میمونہؓ نے آپ ﷺ کی صحبت سے بہت علم و فضل حاصل کیا۔ بہت سے ایسے مسائل اور دینی معلومات جو اکابر صحابہ کرامؓ کو بھی معلوم نہ ہوتے تھے، ان کے علم میں ہوتے تھے۔ خصوصاً عورتوں سے متعلق مسائل اور غسل وغیرہ کے بعض

مسائل کی احادیث کتابوں میں ان کے واسطے سے روایات کی گئی ہیں۔کل ان سے چھیالیس حدیثیں مروی ہیں۔جن میں سے سات متفق علیہ ہیں، یعنی صحیح بخاری و صحیح مسلم میں مذکور ہیں۔اور پانچ صرف مسلم میں ہیں۔باقی حدیث کی دوسری کتابوں میں ہیں۔

(معارف الحدیث مؤلفہ مولانا منظور نعمانیؒ ج۸ ص۳۴۱)

پس یہ حضورﷺ کی کل گیارہ بیویاں تھیں، جن سے آپ نے شادی کی۔اور حضورﷺ کی وفات سے پہلے ان میں سے دو نے انتقال فرمایا۔ ایک حضرت خدیجہؓ بنت خویلد نے اور دوسری حضرت زینبؓ بنت خزیمہ نے۔ اور جب حضورﷺ کا وصال ہوا تو ان میں سے ۹ ازواج مطہرات زندہ تھیں۔جن کا ہم پہلے ذکر کر چکے ہیں۔ (سیرت ابن ہشام ج۲ ص۵۲۳)

آنحضرتﷺ کی لونڈیاں

(۱)......حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا

(۱) حضرت ریحانہؓ بنت زید بنو قریظہ سے تھیں۔اور وہ صدقہ کے کھجور کے درختوں میں (بنے حجرے میں) رہتی تھی۔اور رسول اللہﷺ کبھی کبھی ان کے ہاں تشریف لے جایا کرتے تھے۔(البدایہ والنہایہ جلد پنجم باب ۵۶ ص۵۲۶)

(۲) ریحانہؓ شمعون کے متعلق بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے یہود بنی قریظہ کی غداری کی وجہ سے ان کے خلاف کاروائی کی اور ان کی بقایا کو گرفتار کیا گیا تو ان میں ریحانہؓ بھی تھیں۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے ان کو آزاد کر کے اپنے نکاح میں لینے یا باندی کی حیثیت سے رہنے کے بارے میں دریافت کیا، تو انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے اور آپ کے لئے آسان بات یہی ہے کہ میں آپ کی ملک میں رہوں۔ وہ باندی کی حیثیت سے آپ ﷺ کے ساتھ رہیں۔ یہاں تک کہ حضور ﷺ کی وفات سے چند روز پہلے اور ایک روایت کے مطابق حجۃ الوداع سے واپس آنے کے بعد حضور ﷺ کی حیات میں ہی وفات پا گئیں۔ (البدایہ والنہایہ ج ۵ باب ۵۶، معارف الحدیث ج ۸ ص ۲۹۵)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

(۲)......حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

(۱) مقوقس اسکندریہ کے بادشاہ نے ماریہؓ قبطیہ کو ہدیۃً رسول اللہ ﷺ کو بھیجا۔ آپ نے اُسے عالیہ مقام پر اپنا مال دے دیا، جو بنی نضیر کے اموال میں سے تھا۔ وہ گرمی کے موسم میں وہاں کھجور کے چنے ہوئے پھلوں (کے حجرے) میں رہتی تھیں۔ اور حضور ﷺ وہاں آپ کے پاس تشریف لایا کرتے تھے۔ اور آپ بہت دین دار عورت تھیں۔ (البدایہ والنہایہ جلد پنجم باب ۵۶)

(۲) حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب ماریہؓ کے ہاں لڑکا ابراہیم پیدا ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کے لڑکے نے اسے آزاد کر دیا ہے۔ (البدایہ والنہایہ جلد پنجم باب ۵۶ ص ۵۲۲)

ان کے بطن سے ۸ ھ میں آپ ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیمؓ بن رسول اللہ ﷺ پیدا ہوئے۔ آپ ﷺ کے آزاد کردہ غلام ابورافعؓ نے ولادت کی خوش خبری پہنچائی۔ یہ سُن کر آپ ﷺ نے انہیں ایک غلام عنایت کیا لیکن ابراہیمؓ کا ابھی دودھ نہیں چھٹا تھا کہ وفات پا گئے۔ ان کا مزار مدینہ منورہ میں جنت البقیع میں ہے۔

خادم اہلسنت عبدالوحید الحنفی

(۳) ابراہیمؓ کی وفات کے وقت عمر ایک سال دس مہینے اور آٹھ دِن تھی۔ (تاریخ سعودی حصہ دوم ص ۲۲۳)

(۴) ابن سعد رحمۃ اللہ علیہ حضرت براءؓ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت ابراہیمؓ کی نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا: جنت میں اُن کی ایک دایہ دودھ پلانے والی ہے۔ وہیں اس کی دودھ کی مدت پوری ہوگی۔ یہ صدیق ہے۔ (الخصائص الکبریٰ از جلال الدین سیوطی ص ۱۸۷ ج ۲)

(۵) حضرت ماریہؓ محرم ۱۵ھ میں فوت ہوئیں اور حضرت عمرؓ فاروق نے نماز جنازہ پڑھائی اور انہیں بقیع میں دفن کیا گیا۔ (تاریخ البدایہ والنہایہ ج ۵)

ازواج مطہراتؓ اہل بیت نبویؐ ہیں

عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطِيْبًا بِمَاءٍ يُدْعٰى خَمًّا بَيْنَ مَكَّةَ وَ الْمَدِيْنَةَ فَحَمِدَ اللّٰه وَ أثنى عَلَيْه وَ وَعِظَ وَ ذَكر ثُمَّ قَالَ: اَمَّا بَعْدُ! اَيُّهَا النَّاس! اِنِّيْ أَنْتَظِرُ أَنْ يَأْتِيَنِيْ رَسُوْلُ رَبِّيْ فَأُجِيْبَ وَ أَنَا تَارِكٌ فِيْكُمُ الثَّقَلَيْنِ: اَحَدُهُمَا كِتَابُ اللّٰه فِيْهِ الْهُدٰى وَ الصِّدقُ، فَاسْتَمْسِكُوْا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَ خُذُوْا بِهٖ. فَرَغَّبَ فِيْ كِتَابِ اللّٰه وَ حَثَّ عَلَيْه. ثُمَّ قَالَ: وَ أَهْلِ بَيْتِيْ اُذَكِّرُكُمُ اللّٰه فِيْ أَهْلِ بَيْتِيْ، ثَلَاثَ مَرَّات. فَقِيْلَ لِزَيْدٍ: وَ مَنْ أَهْلُ بَيْتِه؟ اَلَيْسَ نِسَائُهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِه؟ فَقَالَ زَيْدٌ: اِنْ نِسَائَهٗ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَ لٰكِنْ أَهْل بَيْتِهٖ منْ حُرِمَ الصَّدَقَةَ بَعْدَهٗ. قِيْلَ: وَ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: هُمْ اٰلُ الْعَبَّاسِ وَ اٰلُ عَلِيٍّ وَ اٰلُ جعْفَر وَ اٰلُ عَقِيْلِ. قِيْلَ: اَكل هٰؤُلَاءِ يُحْرَمُ الصَّدَقَة؟ قَالَ: نَعَمْ.

(مسلم شریف ج ۳ حدیث ۶۲۲۵، ابن جریر طبری، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۷۶۱۹)

ازواج مطہراتؓ نیز کون کون اہل بیت ہیں؟

(ترجمہ:) حضرت زیدؓ بن ارقم سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ رسول کریم

ﷺ ہمیں خطاب کرنے کے لیے کھڑے ہوئے۔ آپ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان خم نامی چشمہ پر تھے۔ آپ ﷺ نے حمد و ثنا کے بعد وعظ و نصیحت کی اور پھر فرمایا:

اما بعد! اے لوگو! میں انتظار کر رہا ہوں کہ میرے پاس رب کا قاصد آئے، میں اُس کی بات قبول کروں۔ میں تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں: ایک کتاب اللہ ہے، اس میں ہدایت اور سچائی ہے۔ کتاب اللہ کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ آپ نے ہمیں کتاب اللہ کی ترغیب دی اور اس پر ابھارا۔ پھر فرمایا: (دوسرے) میرے اہل بیت ہیں۔ میں تمہیں اپنے اہل بیت کے بارے میں اللہ یاد دلاتا ہوں۔ آپ نے تین بار فرمایا۔

خادم اہلسنّت عبدالوحید

زیدؓ بن ارقم سے پوچھا گیا: آپ ﷺ کے اہل بیت کون ہیں؟ کیا آپ کی بیویاں اہل بیت نہیں ہیں؟ زیدؓ نے جواب دیا: آپ ﷺ کی ازواج مطہراتؓ تو اہل بیت میں سے ہیں ہی، لیکن اہل بیت وہ لوگ بھی ہیں جن پر آپ ﷺ کے بعد صدقہ حرام ہے۔ پوچھا گیا: وہ کون ہیں؟ جواب دیا: وہ آل عباسؓ، آلِ علیؓ، آلِ جعفرؓ اور آلِ عقیلؓ ہیں۔ پوچھا گیا: کیا ان سب پر صدقہ حرام ہے؟ جواب دیا: جی ہاں۔

(مسلم شریف حدیث ۶۲۲۵، رواہ ابن جریر طبری، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۷۶۱۹)

ازواج مطہرات پر کون مہربان ہوں گے؟

(۲) مَسْنَد ابْنِ عَوُف: عَنْ اَبِیْ سَلْمَة بِنْ عَبْدالرَّحْمٰن عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْل اللّٰهِ ﷺ یَقُوْل لِاَزْوَاجِهٖ: لَا یَعْطفُ عَلَیْکُنَّ بَعْدِیْ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ الصَّادِقُوْنَ

(ابن عساکر، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۷۷۶۰)

ازواج مطہراتؓ پر صابرین اور صادقین مہربان ہوں گے

ترجمہ: ''مسند ابن عوف'' میں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنی ازواج مطہراتؓ سے فرماتے سُنا کہ میرے بعد تمہارے اوپر صرف وہی لوگ مہربان ہوں گے، جو صابرین اور صادقین ہوں گے۔

ازواج مطہراتؓ کے وضائف حضرت عمرؓ فاروق نے مقرر کیئے

(۳) مَسْنَد عُمَر: عَنْ مَصْعَبُ بِنْ سَعْد قَالَ: فَرَضَ عُمَرُ بْنِ الْخَطَّاب لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ عَشْرَةَ اٰلافٍ وَ زَادَ عَائِشَةَ اَلْفَیْن وَ قَالَ: اِنَّهَا نَهَا حَبِیْبَةُ رَسُوْل اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم.

(الخرائطی فی اعتلال القلوب، کنز العمال ج ۱۳ حدیث ۳۷۷۷۴)

ازواجِ مطہراتؓ میں حضرت عائشہؓ کی امتیازی شان

ترجمہ: ''مسندعمرؓ'': حضرت مصعب بن سعد کی روایت ہے کہ حضرت عمرؓ بن خطاب نے امہات المؤمنینؓ کا وظیفہ دس ہزار (۱۰۰۰۰) درہم مقرر کیا۔ جب کہ حضرت عائشہؓ کے وظیفہ میں دو ہزار (۲۰۰۰) کا اضافہ کیا اور فرمایا: عائشہؓ رسول اللہ ﷺ کی محبوب بیوی ہیں۔

تعمیر حجرات برائے ازواج مطہراتؓ

(۱) جب آپ ﷺ مسجد نبوی کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو ازواج مطہراتؓ کے لئے حجروں کی بنیاد ڈالی۔ اور سر دست دو حجرے تیار کرائے۔ ایک حضرت سودہؓ بنت زمعہ کے لئے اور دوسرا حضرت عائشہؓ کے لئے۔ بقیہ حجرے بعد میں حسب ضرورت تعمیر ہوئے۔ مسجد کے متصل حارثہ بن نعمان انصاریؓ کے مکانات تھے۔ جب آپ ﷺ کو ضرورت پیش آتی تو حضرت حارثہؓ آپ ﷺ کو نذر کر دیتے۔ اس طرح یکے بعد دیگرے تمام مکانات آپ ﷺ کی نذر کر دیئے۔ اکثر حجرے کھجور کی شاخوں کے اور بعض کچی اینٹوں کے تھے۔ دروازوں پر کمبل اور ٹاٹ کے پردے تھے۔ حجرے کیا تھے؟ زہد اور قناعت کی تصویر اور دُنیا کی بے ثباتی کا نقشہ تھے۔ ان حجروں میں اکثر و بیشتر رات کو چراغ نہیں جلتے تھے۔

(حوالہ سیرت مصطفیٰ ج ۱ ص ۴۳۰ مؤلفہ مولانا ادریس کاندھلوی بحوالہ بخاری شریف ج ۱ ص ۵۶)

خادم اہلسنت حافظ عبدالوحید الحنفی

ازواجِ مطہراتؓ کی وفات کے بعد حجرات مسجد نبوی میں شامل

(۲) سب ازواج مطہراتؓ کے انتقال کے بعد ولید بن عبدالملک کے حکم سے یہ تمام حجرے مسجد نبوی میں شامل کر دیئے گئے۔ جس وقت ولید کا یہ حکم مدینہ پہنچا تو تمام اہل مدینہ صدمہ سے چیخ اُٹھے۔

ابو امامہ سہل بن حنیف فرمایا کرتے تھے: کاش! وہ حجرے اسی طرح چھوڑ دیئے جاتے تا کہ لوگ دیکھتے کہ جس نبی ﷺ کے ہاتھ پر من جانب اللہ دُنیا کے تمام خزائن کی کنجیاں رکھ دی گئی تھیں، وہ نبی ﷺ کیسے حجروں اور کیسے چھپروں میں زندگی بسر کرتے تھے۔ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ عَلٰی اٰلِہٖ وَ اَزْوَاجِہٖ وَ ذُرِّیَّاتِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَ بَارِکْ وَ سَلِّمْ۔

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اَوَّلًا وَّ اٰخِرًا وَالصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلٰی نَبِیِّہٖ دَائِمًا وَ سَرْمَدًا

خادم اہل سنت

عبدالوحید الحنفی

چکوال

۲۳ ذی الحجہ ۱۴۳۰ھ مطابق ۱۱ دسمبر ۲۰۰۹ء

بروز جمعہ

☆☆☆☆

اسلامی لٹریچر اور کتب کی بہترین کمپوزنگ اور پرنٹنگ کے لئے، نیز ہر قسم کے اشتہارات اور ایڈورٹائزنگ کے لئے رجوع کریں

النور مینجمنٹ ڈب مارکیٹ پنوال روڈ چکوال 0334-8706701، zedemm@yahoo.com